شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

تمہید

خواتین وحضرات

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد فرقہ پرستوں اور اللہ تعالیٰ میں صلح کرانا ہے۔ کیونکہ جو فسادنام نہاد مفسران صاحبان قرآن کی تفسیر کی آڑ میں کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو اللہ تعالیٰ سے بہت دور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکوک پیدا کر دیے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے غلاموں میں عجیب فساد ڈال دیا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے غلام خود قرآن پاک کھولیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آج تو مان جائے گا۔ ورنہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں مانے گا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہتا ہے۔ مشرک کہتا ہے منافق کہتا ہے۔ گمراہ کہتا ہے۔ اور ظالم کہتا ہے۔ اور ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیا ایسے لوگ اللہ تعالیٰ سے معذرت کر سکیں گے ۔ کاش کہ یہ لوگ ایمان والے ہوتے۔ یعنی سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔

خواتین وحضرات

کاش لوگوں نے رسول ﷺ پر یقین کیا ہوتا۔ اُن کے لائے ہوئے قرآن پاک کو سچ سمجھا ہوتا۔ تو آج ہم زلیل نہ ہو رہے ہوتے۔ اور ابھی تو قیامت والے دن سے زلیل ہونے والا عمل شروع ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے صلح کے خواہشمند ہیں۔ تو آج سے ہی قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ سے صلح کر کے قرآن پاک سے رجوع کریں اور اللہ تعالیٰ کے پکے دوست بن جائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی پارٹی بن جائیں۔

سورہ اعراف آیت 30 پارہ 8

ایک فریق کو تو اس نے ہدایت دی اور دوسرے فریق پر گمراہی ثابت ہو گئی۔ بیشک انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ کہ دنیا میں دو فرقے ہیں۔ ایک ہدایت والا اور دوسرا گمراہ۔

ایک فرقے کو اس نے ہدایت یعنی اپنی کتاب دی اور ایک فرقے پر گمراہی سچی ہو گئی۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا تھا۔ اور بیشک وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

خواتین وحضرات!

آج ہم قرآن پاک سے شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والوں کو دیکھیں گے۔ ہم شیطان کے کردار میں بھی غور کریں گے۔ اور انسان کے کردار میں بھی غور کریں۔ کہ انسان اور شیطان میں کیا مشترکہ کام ہے۔ جس کی بنا پر وہ شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والا بن جاتا ہے۔

شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے لوگ

سورہ البقرہ ۔آیت 34۔ پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے بات نہ مانی اور کافروں میں سے ہو گیا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نا ماننا کفر ہے جب شیطان نے اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانی تو کافروں یعنی نافرمانوں میں سے ہو گیا۔مسلم کا مطلب فرمابردار اور فرمابردار کا الٹ یعنی متفاد ہے کافر یعنی نافرمان۔اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو کفر کہتے ہیں۔

مسلم بننے کا کیا طریقہ ہے۔ایمان لانے کے بعد کافر بننے کا کیا طریقہ ہے۔

سورہ آل عمران آیات 100 تا 103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی اطاعت کرو گے۔اُن لوگوں میں سے جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمہیں دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔اور تمہیں مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔جنہیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنا دیں گے۔اور تم کسطرح کفر کر سکتے ہو۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو مسلم کی حالت میں موت نہیں آئے گی۔بلکہ کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کر دیا ہے۔کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنا دیگی۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہو جائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔یعنی کفر کر لیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہو گیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار

رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑ نا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا۔کہ مجھ سے ڈرنا۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تاکہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

خواتین وحضرات

جب آپ جان چکے ہیں کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔تو ایسے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔کہ وہ قرآن پاک کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔اس لیے کہ وہ اپنے باپ دادا کے راستے پر چلنے والے ہوتے ہیں۔یعنی کافر ہوتے ہیں۔یعنی فرقہ پرست ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں اسلام لانے کا طریقہ تھا۔جسے نام نہاد مفسروں نے قبول نہیں کیا۔اور فرقے بنالیے۔اور کافر بن گئے۔اب جو مسلم ہوگا وہ فرقہ نہیں بنائیگا۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کومظبوطی سے تھام لے گا۔

سورہ کہف آیت 50 پارہ 15

اوور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا۔کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔تو سب نے سجدہ کیا۔مگر ابلیس نے نہ کیا۔وہ جنات میں سے تھا۔اُس نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی۔تو کیا تم اس کو اور اسکی اولاد کو میرے سوا ولی بناتے ہو۔حالانکہ وہ تمھارا دشمن ہے۔ظالموں کے لیے بہت بُرا بدلہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ شیطان نے میری بات نہ مان کر نافرمانی کی۔تم ایسے نافرمانوں کو میرے علاوہ ولی نہ بنانا۔اللہ تعالیٰ کے تمام نافرمان جو قرآن پاک کی باتوں کا مطلب اُلٹ بتاتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں۔ایسے لوگ شیطان ہیں اور شیطان کی اولاد ہیں۔یہ لوگ ظالم ہیں۔اور ہمارے دشمن ہیں۔

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ ال عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کومظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر لیتا۔قرآن پاک کومظبوطی سے پکڑ لیتا۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔اور فرقہ پرستوں نے اسی کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد سارے کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنا لیے اور نافرمان بن گئے ۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔
تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

سورہ االبقرہ آیات 168 تا 171 پارہ 2

اے لوگو زمین میں جتنی حلال پاک چیزیں ہیں ۔ان میں سے کھاؤ۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو۔بے شک وہ تمھارا واضح دشمن ہے ۔وہ تمھیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے ۔اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو۔جس کا تمھیں علم نہیں ۔اور جب انہیں کہا جاتا ہے ۔کہ جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس کی اطاعت کرو۔تو انہوں نے کہا کہ وہ اس کی اطاعت کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ عقل نہ رکھتے ہوں ۔اور نہ ہدایت پر ہوں ۔اور ان کی مثال جو کافر ہیں ۔اس انسان کی طرح ہے ۔جو اس چیز کو پکارتا ہے جو سوائے پکار کے کچھ نہیں سنتی وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں ۔پس وہ عقل نہیں رکھتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کافر یعنی فرقہ پرستوں کو دکھایا ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں ۔جو شیطان کے قدموں کی اطاعت کرنے والے ہیں ۔انہوں نے اللہ پر وہ باتیں کہیں ہیں ۔جن کا انہیں علم نہیں ہے ۔یہ باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والے ہیں ۔ایسے لوگوں کو جب قرآن پاک کی اطاعت کی طرف بلایا جاتا ہے ۔تو قرآن پاک کے بجائے اپنے باپ دادا کے راستے کو ترجیح دیتے ہیں ۔چاہے ان کے باپ دادا نہ عقل رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں ۔ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے ۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے ۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں ۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں ۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا ۔کہ قرآن پاک کی اطاعت چھوڑ کر باپ دادا کے راستے پر چلنے والوں یعنی فرقہ پرستی کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے ۔فرقہ پرستوں کی مثال ایسے جانوروں کی طرح ہے ۔جو پکار کے سوا کچھ نہیں سنتے ۔ایسے ہی باپ دادا کے راستے پر چلنے والے اندھے ہیں ۔بہرے ہیں اور گونگے ہیں ۔اور کوئی عقل نہیں رکھتے۔

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرے ،گونگے اور اندھے وہ لوگ ہیں جو اپنے باپ دادا کے راستے پر چل رہے ہیں اور قرآن کو کچھ نہیں سمجھتے اور باپ دادا کے راستے کی اطاعت کر رہے ہیں ۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ قرآن پاک کی اطاعت کرو تو ان لوگوں کا جواب ہوتا ہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کی اطاعت کریں گے اگر چہ ان کے باپ دادا کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہی ہدایت پر ہوں یعنی وہ بھی گونگے ،بہرے اور اندھے ہوں تو کیا یہ ان کے نقش قدم پر چلیں گے اگر انہوں نے ہدایت یعنی قرآن کو چھوڑا ہوا تھا تو کیا یہ بھی چھوڑیں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کی مثال ایسی ہے جو کسی ایسی چیز کے پیچھے چلاّئے یا پکارے جو ان کی پکار سننے کی سوا کچھ بھی نہیں کر سکتے یعنی ان کے پاس زمین اور آسمانوں کی کی کوئی قدرت نہیں ہے قدرت تو ساری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست مرتد ہیں ۔اور یہ ان کی ساری خوبیاں ہیں ۔اندھا بہرا اور مردہ ۔اب جب ہم اندھے بہرے اور مردہ والی آیات دیکھیں گے تو فوراً پہچان لیں گے ۔کہ یہ مرتد لوگ فرقہ پرست ہیں ۔جو قرآن پاک میں غور نہیں کرتے۔

خواتین وحضرات!

زرا اپنے آس پاس نظر دوڑائیں ۔زرا لوگوں کا قرآن پاک پڑھنے کا طریقہ چیک کریں ۔یا تو صرف عربی میں پڑھیں گے ۔جن کی ان کو بلکل سمجھ نہیں آتی ۔یا اگر کبھی قرآن پاک کو سمجھنے کا احسان بھی کرنا چاہیں گے ۔تو اندھوں کی طرح نام نہاد مفسر کی بتائی ہوئی تفسیر پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے ۔یہ آپ لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم کی یا نام نہاد مفسر کی رضا معلوم کی ۔یہ رسول ﷺ کے نعرے لگانے والے انکے لائے ہوئے کلام کے ساتھ کیا کر رہے ہیں ۔کاش یہ نام نہاد مفسروں کے بجائے رسول ﷺ پر اعتماد کرتے ۔تو مرتد نہ ہوتے۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ پرست کافر ہیں ۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا اور انہوں نے شیطان کی طرح تکبر کر کے باپ دادا کے راستے کی اطاعت کی ۔اس طرح شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ۔کیونکہ وہ اپنے فرقوں یعنی نام نہا مفسروں کے لیے چلا رہے ہیں۔

سورہ البقرہ ۔آیات 208 تا 209 ۔پارہ 2

اے ایمان والو تم پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں پورے آ جاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا واضح دشمن

ہے اگراس کے بعد بھی تم ڈگمگا گئے جب کہ تمہارے پاس واضح دلائل آچکے ہیں تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم پورے اسلام میں داخل جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری میں آجاؤ اور شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جب تمہارے پاس واضح دلائل یعنی قرآن پاک آگیا ہے اس کے بعد بھی تم ڈگمگائے تو اللہ تعالیٰ سب پر غالب حکمت والا ہے۔

سورہ المائدہ آیت 3 کا دوسرا حصہ پارہ 6

آج کے دن ہم نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے۔اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمھارے لیے دین اسلام یعنی فرمابرداری کے دین کو پسند کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی پسند کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اسلام پسند کیا ہے۔نہ کہ فرقے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نعمت یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ آج قرآن پاک مکمل ہو گیا ہے۔ قرآن پاک ہمارا دین ہے۔ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ نعمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک ہمارے لیے اس طرح نعمت ہے۔کہ اس میں موجود دین کو اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا ہے۔قرآن پاک میں موجود دین کو اسلام کہا جاتا ہے جس کا مطلب ہے۔اللہ تعالیٰ کی فرمابردای کرنا۔ہمارا دین کیا ہے ہمارا دین اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری ہے۔۔اور اللہ تعالیٰ صرف اپنی فرمابرداری کے دین کو ہی قبول کرتے ہیں۔کیا ہم اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری والا دین اختیار کیے ہوئے ہیں۔یا فرقوں کی اطاعت اختیار کیے ہوئے ہیں۔قرآن پاک ہمارا دین ہے اور یہ مکمل ہے۔اس کے ساتھ کسی بھی فرقے کی اطاعت ہمیں مشرک بنادے گی۔۔کیونکہ قرآن پاک میں مکمل دین موجود ہے۔۔جس کا اعلان اللہ تعالیٰ کر رہے ہیں۔لوگو اللہ تعالیٰ کے اعلان کو سن لو۔ہمارا دین مکمل ہے۔اور جو کہتا ہے ک قرآن پاک میں ہمارا دین مکمل نہیں ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتا ہے۔جو بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے گا۔وہی کافر ہے۔وہی مرتد ہے۔چاہے وہ ہم ہوں یا ہمارے باپ دادا ہوں۔

سورہ حج آیات 3 تا 4 پارہ 17

اور بعض لوگ وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں بغیر علم کے جھگڑتے ہیں۔اور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ بیشک جو اسے دوست رکھے گا۔تو بیشک وہ ضرور اسے گمراہ کر دے گا۔جہنم کے عذاب کی طرف اس کی ہدایت کرے گا۔

خواتین وحضرات!

علم قرآن پاک کو کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ لوگوں میں بعض وہ ہیں۔جن کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہوتا۔ایسے لوگ جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔وہ سرکش شیطان کی اطاعت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ جو شیطان سرکش کو دوست رکھے گا۔تو وہ شیطان اسے ضرور گمراہ کر دے گا۔اور جہنم کی طرف اس کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

خواتین وحضرات

کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا علم ہے۔اگر ہم نے قرآن پاک کا علم حاصل نہ کیا۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا دوست نہ بنایا۔ااور ہر شیطان سرکش کی اطاعت کرتے رہے۔تو گمراہ ہو جائیں گے اور جہنم میں جا پہنچیں گے۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔

تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ

ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ ذخرف آیات 59 تا 64 پارہ 25

وہ تو صرف ہمارا ایک بندہ یعنی غلام تھا۔جس پر ہم نے اپنا انعام کیا۔اور ہم نے اس کو بنی اسرائیل کے لیے مثال بنا دیا۔اور اگر ہم چاہتے۔تو زمین میں فرشتے پیدا کر دیتے۔وہ جانشین ہوتے۔اور بیشک وہ تو قیامت کی ایک نشانی ہے۔بس تم لوگ اس نشانی میں شک نہ کرنا۔اور میری اطاعت کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔اور شیطان تم کو روک نہ دے بیشک وہ تمھارا واضح دشمن ہے۔اور جب عیسیٰؑ واضح دلائل لے کر آئے۔تو اُس نے کہا۔کہ میں تمھارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں۔اور اسلیے بھی آیا ہوں۔کہ بعض اُن باتوں کی وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔اور میری اطاعت کرو۔بیشک میرا اور تمھارا رب اللہ تعالیٰ ہے تم اس کی غلامی کرو۔یہی سیدھا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ میری اطاعت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔حضرت عیسیٰؑ جب حکمت یعنی انجیل لے کر اپنی قوم کے پاس آئے۔اور کہا۔کہ میں تمھارے پاس ان باتوں کی وضاحت کرنے آیا ہوں۔جن میں تمھیں اختلاف ہے۔میری اطاعت کرو۔اور ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔یعنی عیسیٰؑ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی تھا۔اور یہی سیدھا راستہ تھا۔
رسول ﷺ کی اطاعت ایک اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی غلامی ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں یا شیطان کی پارٹی ؟

جب ہم سکول میں پڑھتے ہیں۔تو ہمارے استاد جو سند یافتہ ہوتے ہیں۔اور یقیناً ہم سے علم میں بھی زیادہ ہوتے ہیں۔جب ہمیں کہانی یا نظم پڑھاتے ہیں۔تو مشکل الفاظ کے معنی اور مطلب ساتھ ساتھ لکھواتے جاتے ہیں۔اس طرح ہمیں کہانی یا نظم کی سمجھ آسانی سے آجاتی ہے۔قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا علم ہے۔قرآن پاک کی تعلیمات سمجھانے کیلئے کسی کے پاس اللہ تعالیٰ سے زیادہ علم نہیں ہے۔اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے اسطرح پورا کیا ہے۔کہ قرآن پاک بذات خود ایک ڈکشنری کی ضرورت پوری کرتا ہے۔یعنی قرآن پاک اللہ تعالیٰ کے باتوں کی ڈکشنری ہے۔کوئی اس کو بدل نہیں سکتا۔اس لیے ہم قرآن پاک کے الفاظ کا مطلب قرآن پاک سے ہی تلاش کریں گے۔اسی طرح کی آیات آپ کے سامنے پیش خدمت ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی باتوں کو ہی ڈکشنری کہا ہے۔قرآن پاک کے کسی بات کا مطلب قرآن پاک سے باہر تلاش نہیں کر سکتے۔قرآن پاک سے آیات پیش ہیں۔ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے

سورہ انعام آیات 114 تا 116 پارہ نمبر 8

کیا میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کروں۔وہی تو ہے جس نے تمھاری طرف تفصیل سے ایک کتاب نازل کی ہے۔اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے۔وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن پاک تمھارے رب کی طرف سے سچائی کیساتھ نازل ہوا ہے۔اس لئے آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔اور تمھارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہے۔کوئی اُس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں ہے۔وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔اور آپ دنیا کے اکثر لوگوں کی اطاعت کرتے رہے۔تو یہ لوگ آپ کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔یہ صرف گمان کی اطاعت کرتے ہیں۔اور صرف خیالی باتیں کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے رسول ﷺ کا خطاب پڑھا۔جو تمام لوگوں کے نام ہے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اور کوئی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدل نہیں سکتا۔اور قرآن پاک کی باتیں سچائی اور انصاف کے اعتبار سے مکمل ہیں۔اور قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفصیل کے ساتھ نازل ہوا ہے۔کیا ان باتوں کے باوجود لوگ کوئی اور انصاف کرنے والا تلاش کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کی باتیں اللہ تعالیٰ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہ رسول ﷺ کیلئے سند کا درجہ رکھتی ہیں۔ اور یہی ہمارے لے بھی سند کا درجہ رکھتی ہیں۔اگر ہم نے دنیا کے لوگوں کی اطاعت کی تو وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں گے۔آئیں اب قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں۔کہ ہمیں قرآن پاک کون سکھا سکتا ہے۔

سورہ رحمٰن آیات 1 تا 2

رحمٰن نے قرآن پاک سکھایا ۔یعنی بڑے ہی مہربان نے قرآن پاک سکھایا۔

خواتین وحضرات:

کیا ہم لوگ قرآن پاک کو اللہ تعالیٰ سے سیکھتے ہیں ۔یعنی قرآن پاک بذات خود اللہ تعالیٰ کی باتوں کی ڈکشنری ہے۔اس ڈکشنری کی مدد سے اللہ تعالیٰ کو انصاف کرنے والا حاکم سمجھتے ہوئے قرآن پاک سیکھتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آج ہم قرآن پاک کی ڈکشنری کی مدد سے سورہ المجادلہ کی آیات 18 تا22 کے ترجمے میں غور کریں گے۔اوران آیات کو اللہ تعالیٰ سے سیکھیں گے۔ان آیات میں ہم غور کریں گے۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یا شیطان کی پارٹی کے لوگ؟ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں۔یا شیطان کا گروہ ہیں۔یعنی قرآن پاک کی نظر میں ہمارا شمار کس پارٹی کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات:

اب میں آپ کے سامنے جن آیات کا ترجمہ پیش کرنا چاھتی ہوں۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دوطرح کے لوگ دکھائے ہیں۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔اگر ہم ان آیات میں غور کریں گے۔تو ہم بڑی آسانی سے فیصلہ کرسکتے ہیں۔کہ ہم شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یا اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔جب ہم سکول میں نظم یا نثر پڑھتے ہیں۔توجسطرح نظم یا نثر کو سمجھنے کیلئے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگا دیتے ہیں۔اوراس کے معنی یاد کرلیے جاتے ہیں۔جس سے ہمیں نظم یا کہانی پوری سمجھ میں آجاتی ہے۔اسی طرح آج میں بھی اپنی آیات میں آنے والے مشکل الفاظ کے نیچے نشان لگاؤں گی۔پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے اس کے معنی اور مطلب دکھاؤں گی۔

تاکہ عبارت سمجھنے میں کسی قسم کا شک نہ رہے ابہام نہ رہے۔اور قرآن پاک کی آیات ایک کہانی کی طرح ہم پرواضح ہوجائیں۔

سورہ المجادلہ آیات 18 تا22 پارہ28

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اُٹھائے گا۔تو یہ اُس کے سامنے بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جیسے تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں۔کہ اس طرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یاد رکھو کہ بے شک یہی لوگ جھوٹے ہیں۔ان پر شیطان نے قابو پالیا ہے۔ اُس نے اِن سے اللہ تعالیٰ کی <u>نصیحت</u> یعنی قرآن پاک بھلادیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ بے شک شیطان کی پارٹی کے لوگ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے۔کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ایسا نہیں پائیں گے۔

کہ وہ ایسے لوگوں سے محبت رکھیں۔جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔خواہ وہ ان کے باپ ہوں۔خواہ بیٹے ہوں یا بھائی ہوں۔ یا ان کے خاندان والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے <u>ایمان</u> لکھ دیا ہے۔اوران کی مدد ایک <u>روح</u> کے ذریعے کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ جنتوں میں داخل کرے گا۔جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی کامیاب ہونے والی ہے۔

خواتین وحضرات:

اب ہم تین نشان دہ مشکل الفاظ کا مطلب اور معنی قرآن پاک کی ڈکشنری سے معلوم کرتے ہیں تاکہ آیات ہم پر ایک کہانی کی طرح واضح ہوجائیں۔

تین نشان زدہ مشکل الفاظ یہ ہیں۔

(1) نصیحت

(2) ایمان

(3) روح

☆سوال نمبر 1۔ نصیحت کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ حجر آیت 9 پارہ 14

بے شک ہم نے ہی نصیحت کو نازل کیا ہے۔اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کونصیحت کہہ رہیں ہیں۔اورنصیحت کے نام سے پکار رہے ہیں۔اس آیت سے ثابت ہوا کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام نصیحت بھی ہے۔

☆ سوال نمبر 2۔ایمان کیسے کہتے ہیں؟

جواب: سورہ شوریٰ آیات 52 تا 53 پارہ 25

اوراسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔اس سے پہلے آپ ﷺ نہیں جانتے تھے۔کہ کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔لیکن اس قرآن کو ہم نے روشنی بنا دیا۔اس سے ہم اپنے غلاموں میں جیسے چاہتے ہیں۔ہدایت دیتے ہیں۔اور بے شک آپ ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرر ہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جوآسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز کا مالک ہے۔یادرکھو کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹائے جاتے ہیں۔

خواتین وحضرات:

انہی آیات میں غور کرتے ہیں کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ قرآن پاک کی وحی سے پہلے آپ ﷺ ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔پھر اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کو روشنی بنا دیا۔یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کو روشنی بنا دیا۔جس سے جانا کہ ایمان کیا ہوتا ہے اب ہم میں سے جوانسان ایمان کو جاننا چاہتا ہے وہ قرآن پاک کی روشنی یعنی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرسکتا ہے۔صرف قرآن پاک کی روشنی میں ہی جان سکتا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور ایمان کیا ہوتا ہے۔بے شک نبی ﷺ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرر ہے ہیں۔اُس اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف جو زمین اور آسمان کی تمام چیزوں کا مالک ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے اِن آیات سے جانا۔کہ قرآن پاک کی روشنی سے پہلے نبی ﷺ بھی ایمان کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں جانا۔کہ ایمان کیا ہوتا ہے۔کتاب کیا ہوتی ہے۔ایمان اور کتاب کے مطلب اور مقصد کو جانا۔ہم لوگ جو قرآن پاک کو بغیر سمجھے پڑھ رہیں ہیں۔ہمیں قرآن پاک کی روشنی کیسے نصیب ہوگی۔ہم ایمان کو کیسے سمجھیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر کتاب یعنی قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقصد کو کیسے جانیں گے۔

ہم قرآن پاک کو سمجھے بغیر ایمان حاصل نہیں سکتے۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک سے باہر ہمیں ایمان مل ہی نہیں سکتا۔جب رسول ﷺ نے اس قرآن پاک کے ذریعے ایمان کو جانا۔تو ہم بھی اسی قرآن کے ذریعے جانیں گے۔ بیشک رسول ﷺ اسی سیدھے راستے یعنی قرآن پاک کی طرف رہنمائی کرر ہے ہیں۔اللہ تعالیٰ اسی قرآن پاک سے ہماری ہدایت کرتے ہیں۔اور رسول ﷺ بھی بالکل ٹھیک اسی سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے۔

خواتین وحضرات:

آئیں ایمان کو سمجھنے کیلئے پھر قرآن پاک کی ڈکشنری سے رجوع کرتے ہیں۔

سورہ محمد آیات 2 تا 3 پارہ 26

اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔

اور ایمان لائے اُس پر جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے اور وہی اُن کے رب کی طرف سے سچ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن کی برائیاں دور کردے گا اور ان کی حالت سنوار دے گا۔یہ اس لیے ہوا کہ کافروں نے جھوٹ کی اطاعت کی۔اور جو لوگ ایمان لائے۔انہوں نے اپنے رب کی طرف سے آئے ہوئے سچ کی اطاعت کی۔اس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی یہ مثال پیش کی ۔ کہ جو محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے ۔یعنی قرآن پاک ۔اس کو سچ ماننے والا اوراس کی اطاعت کرنے والا ایمان والا ہے ۔آپ ان آیات میں غور کریں ۔ترجمہ کو بار بار پڑھیں ۔ایمان کا مکمل جواب اور تفسیر موجود ہے ۔قیامت والے دن ایمان والوں کے گناہ اللہ تعالیٰ دور کر کے ان کی حالت درست کر دے گا۔

خواتین وحضرات:

آئیں قرآن پاک کی ڈکشنری سے تین ایک جیسی مثالوں سے ایمان کو سمجھتے ہیں۔

مثال نمبر1:

سورہ انعام آیت نمبر 27 پارہ 7

کاش آپ انہیں دیکھیں ۔جب انہیں جہنم کے کنارے کھڑا کیا جائے گا ۔تو وہ کہیں گے ۔کیا ہی اچھا ہوتا ۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے ۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں ۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قیامت والے دن جہنمی پچھتائیں گے ۔کہ کیا ہی اچھا ہو ۔کہ ہمیں دنیا میں واپس بھیج دیا جائے ۔اور ہم اپنے رب کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں ۔اور ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں ۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اوراس کی اطاعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

مثال نمبر2:

سورہ قصص آیت نمبر 47 پارہ 20

اگر ایسا نہ ہوتا ۔کہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ۔پھر وہ کہتے ۔اے ہمارے رب تو نے ہماری طرف کوئی رسول ﷺ کیوں نہ بھیجا ۔تا کہ ہم تیری آیات کی اطاعت کرتے ۔اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جاتے ۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے ۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں ۔تا کہ وہ ایمان والے بن جائیں۔

مثال نمبر3:

سورہ طٰہٰ آیت 134 پارہ 16

اور اگر ہم انہیں اس سے پہلے عذاب سے ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے ۔اے ہمارے رب تو نے ہمارے پاس رسول کیوں نہ بھیجا ۔کہ ہم ذلیل وخوار ہونے سے پہلے تیری آیات کی اطاعت کر لیتے ۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ قرآن پاک کی ڈکشنری کے مطابق قرآن پاک کی اطاعت کرنا ایمان کہلاتا ہے ۔اور رسول کو بھیجنے کا مقصد لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی آیات پہنچانا ہوتی ہیں ۔تا کہ ان آیات پر عمل کر کے قیامت والے دن وہ ذلیل وخوار ہونے سے بچ سکیں۔

خواتین وحضرات:

ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا ۔کہ قرآن پاک کی آیات کو سچ سمجھنا اوراس کی اطاعت ایمان والا بناتی ہے ۔ہم نے قرآن پاک کی ڈکشنری سے جانا ۔تو پتہ چلا کہ صرف منہ سے کہہ دینا ۔کہ میں قرآن پاک کو مانتا ہوں یا مانتی ہوں ۔یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے ۔جب تک کہ اس سچ کو سمجھا نہ جائے ۔اوراس کی اطاعت نہ کی جائے ۔ورنہ ہم بھی ذلیل و خوار ہونے والے لوگوں میں شامل ہو جائیں گے ۔جہنم میں جا کر پچھتانے والے بن جائیں گے ۔ایمان کو سمجھنے کیلئے مثالوں پر بار بار غور کریں۔

☆ سوال نمبر3 ۔روح کیسے کہتے ہیں۔

جواب: سورہ شوریٰ آیت 52 کا پہلا حصہ پارہ 25

اوراسطرح ہم نے اپنے حکم سے ایک روح آپ ﷺ کی طرف وحی کی۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ وحی یعنی قرآن پاک کوروح کہہ رہے ہیں۔یعنی قرآن پاک روح ہے۔یعنی قرآن پاک کاایک صفاتی نام روح ہے۔

مثال نمبر 2:

سورہ مومن آیت نمبر 15 پارہ24

وہی بلند درجوں والاعرش کا مالک ہے وہ اپنے غلاموں میں سے جس پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے روح نازل کردیتا ہے۔تاکہ وہ لوگوں کو ملاقات کے دن سے خبردار کردے ۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہے۔یعنی قرآن پاک کاایک صفاتی نام روح ہے۔روح وحی کو کہتے ہیں۔ہمارے پاس روح قرآن پاک کی شکل میں محفوظ ہے۔موجود ہے۔اورکسی رسول کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مثال نمبر3:

سورہ النحل آیت2 پارہ نمبر14

وہ اس روح کواپنے فرشتوں کے ساتھ جس غلام پر چاہتا ہے۔اپنے حکم سے نازل کردیتا ہے۔کہ تم خبردار کردو۔کہ میرے سوا کوئی معبودنہیں۔صرف مجھ سے ہی ڈرو۔

خواتین وحضرات:

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی کوروح کہہ رہیں ہیں اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ روح قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

خواتین وحضرات:

آپ نے تین مشکل الفاظ کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے دیکھے۔کہ نصیحت بھی قرآن پاک کو کہتے ہیں روح بھی قرآن پاک کی تعلیمات کو کہتے ہیں۔اورایمان کا مطلب محمد ﷺ پرنازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے اوراس کی اطاعت کرنے کے ہیں۔اوراس طرح کی زندگی گزارنے والے کے اعمال ہی صالح عمل ہیں۔ایسے انسان کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اس کی حالت سنواردی جائے گی۔اب جب ہم نصیحت ایمان اورروح کے مطلب قرآن پاک کی ڈکشنری سے جان چکے ہیں۔ تو آئیں دوبارہ سورہ المجادلہ کی 18 تا22 آیات کا ترجمہ سلیس اردو یعنی آسان اردو میں کرتے ہیں۔تاکہ آیات ہماری سمجھ میں دوٹوک آجائیں۔

سلیس ترجمہ:

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کواٹھائے گا۔تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ہی قسمیں کھائیں گے۔جسطرح تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں۔اوروہ خیال کرتے ہیں۔کہ اسطرح ان کا کچھ بن جائے گا۔یادرکھو کہ یہی لوگ جھوٹے ہیں۔شیطان نے ان پرقابو پالیا ہے۔اوران سے اللہ تعالیٰ کی نصیحت یعنی قرآن پاک بھلادیا ہے۔یہی لوگ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو۔کہ شیطان کی پارٹی نقصان اٹھانے والی ہے۔بے شک جولوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اورمیرے رسول ہی غالب رہیں گے۔اوراللہ تعالیٰ زبردست طاقت ورہے۔آپ ان لوگوں کو جواللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پرایمان رکھتے ہیں۔ایسا نہ پائیں گے۔کہ وہ اُن لوگوں سے محبت رکھیں۔جواللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہوں۔چاہے وہ ان کے باپ ہوں چاہے بیٹے ہوں۔چاہے بھائی ہوں چاہے ان کے گھر والے ہوں۔یہ وہ لوگ ہیں۔جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ رکھا ہے۔یعنی قرآن پاک کوسچ ماننے اوراس کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں۔اور ایک روح یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کے ذریعے ان کی مدد کی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اللہ تعالیٰ اِن سے راضی ہوا۔اوروہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔یادرکھو۔بے شک اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہی کامیاب ہونیوالے ہیں۔

☆ سوال نمبر 1:ان آیات میں کن لوگوں کوشیطان کی پارٹی کہا گیا ہے؟

جواب: شیطان کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں۔جو قسمیں کھاتے ہیں۔ایسے لوگوں کوشیطان نے قرآن پاک بھلایا ہوا ہے۔یہی لوگ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کی مخالفت کرنے والے ہیں۔اوریہی ذلیل ترین لوگ ہیں۔یہی جھوٹے لوگ ہیں۔ان کوشیطان نے قابو کیا ہوا ہے۔اوریہ شیطان کی پارٹی ہے۔اورشیطان کی پارٹی ہی نقصان اٹھانے والی ہے

☆ سوال نمبر2:ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ کونسے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ وہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان لکھ دیا ہے۔ یعنی وہ قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی مدد اللہ تعالیٰ نے روح یعنی قرآن پاک کے ذریعے کرتے ہیں۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ یہی لوگ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔ چاہے۔ وہ رشتہ داری میں ان کے کچھ بھی لگتے ہوں

☆ سوال نمبر 3: ان آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے کون سے لوگ ہیں؟

جواب: جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اور یہی ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اور یہ شیطان کی پارٹی ہے۔ یعنی شیطان کا گروہ ہے۔ اور جھوٹے لوگ ہیں۔ قسمیں کھانے والے ہیں۔ ان آیات سے ثابت ہوا ہے۔ کہ نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرنے والے ہیں اور یہ پارٹی اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی پارٹی کو کامیاب بنائے گا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ جن لوگوں کو شیطان نے نصیحت یعنی قرآن پاک بھلا رکھا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اگر نصیحت والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہوتے۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول تھا۔

سورہ ص۔ آیات 71 تا 88۔ پارہ 23

جب آپ کے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ میں مٹی سے ایک انسان بنانے والا ہوں۔ تو جب میں اسے درست کر دوں۔ اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔ چنانچہ سب فرشتوں نے مل کر اسے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے جس نے تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ اے ابلیس جس انسان کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اسے سجدہ کرنے سے کس بات نے روک دیا۔ کیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو تھا ہی اونچا درجہ رکھنے والوں میں سے۔ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں۔ کیونکہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل جا یہاں سے تو یقیناً نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر میری لعنت رہے گی۔ وہ کہنے لگا میرے رب۔ مجھے اس وقت تک مہلت دے جب لوگ دوبارہ اٹھائیں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تمہیں مہلت دی جاتی ہے۔ اُس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔ وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بس یہی سچ ہے اور میں سچ ہی کہتا ہوں کہ میں جہنم کو تجھ سے اور ان سب سے بھر دوں گا۔ جو تیری اطاعت کریں گے۔ آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو جائے گی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے دیکھا کہ نبی کریم فرما رہیں ہیں۔ کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ نہ ہی میں کوئی تکلف کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ قرآن تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد یعنی قیامت والے دن تمہیں اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔

ان آیات میں قرآن پاک کو نصیحت کے نام سے پکارا گیا۔ نصیحت قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔ جو لوگ اللہ تعالی کے خالص غلام ہیں۔ شیطان ان کو گمراہ نہیں کر سکتا۔ جو قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرنے والے ہیں۔ قیامت واے دن سب اس بات کو جان لیں گے۔ کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی نصیحت تھی۔ اور یہ رسول ﷺ کی تبلیغ تھی۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔ تیری عزت کی قسم میں سب کو گمراہ کروں گا۔ سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے خالص غلام ہیں۔ کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں رسول ﷺ کا خطاب نہیں سنا کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کوئی صلہ نہیں مانگتا۔ اور نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔ کچھ مدت بعد تمہیں خود ہی اس کی خبر ہو

جائے گی۔

سورہ طٰہٰ۔آیات 116 تا 127۔پارہ 16

ور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اِسے سجدہ کیا مگر اُس نے حکم نہ مانا لہذا ہم نے آدم علیہ السلام سے کہا کہ یہ تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے۔ یہ خیال رکھنا کہ وہ کہیں تم دونوں کو جنت سے نہ نکلوادے۔ پھر تم مشقت میں پڑ جاؤ گے۔ یہاں تو تم نہ بھوکے رہتے ہو۔ نہ ننگے رہتے ہو نہ پیاس لگتی ہے اور نہ دھوپ، پھر شیطان نے آدم کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہا۔ اے آدم میں تمہیں ایک درخت نہ بتاؤں جس سے ہمیشہ کی زندگی اور لازوال بادشاہی حاصل ہوتی ہے۔ آخر ان دونوں نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کے ستر ان پر ظاہر ہو گئے۔ تو وہ جنت کے پتوں سے انہیں ڈھانکنے لگ گئے۔ اور آدم نے اپنے پرودگار کی نافرمانی کی لہذا وہ بھٹک گیا پھر ان کے پروردگار نے اُنہیں چن لیا۔ ان کی توبہ قبول کی اور ہدایت دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، تم دونوں سب یہاں سے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہو گا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اُن لوگوں کو اندھا کر کے اٹھائیں گے جنھوں نے یہ رویہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ رکھا جس طرح لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو بھلا رکھا تھا اِس طرح اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے لوگوں کو بھلا دیں گے کیونکہ یہ لوگ حد سے بڑھنے والے تھے اللہ تعالیٰ کی حدود یعنی قرآن پاک کی حد چھوڑ کر آگے بڑھنے والے تھے اور اپنے رب کی آیات نہیں مانتے تھے ایسے لوگوں کو اسی طرح کی سزا ملے گی اور آخرت کا عذاب تو بڑا سخت اور باقی رہنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جب انسان اور شیطان کو جنت سے زمین پر منتقل کیا تو ساتھ یہ بھی نصیحت کی کہ تم دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہو پھر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت یعنی کتاب آئے گی تو جو کوئی میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا۔ تو اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت والے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ اللہ تعالیٰ سے پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا تو اللہ تعالیٰ جواب دیں گے کہ جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو جو سلوک تم نے ان آیات کے ساتھ کیا تھا اس کی طرف آنکھیں بند کئے رکھیں تو وہی سلوک میں نے کیا کہ تو اندھا بنا ہوا تھا وہی بنا کر اٹھایا جس طرح میری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو نے انہیں بھلا رکھا تھا آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ کی آیات بھلانے والے لوگ حد سے بڑھنے والے لوگ ہیں یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو ماننے والے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ سزا کا یہ سلوک کریں گے کہ دنیا کہ زندگی بھی تکلیفوں میں گزرے گی۔ اور آخرت میں اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ باقی رہنے والا یعنی ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہے گا۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک سے پہلے بھی جتنی کتابیں آئیں ان کے صفاتی نام بھی ہدایت اور نصیحت تھے اور اس قرآن پاک کے صفاتی نام نصیحت اور ہدایت بھی ہیں۔

کیا ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا وہ نہ تو گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف اٹھائے گا۔ اور جو میری نصیحت یعنی کتاب سے منہ موڑے گا تو اُس کی زندگی تنگ

ہوجائے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں دنیا میں تو آنکھوں والا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس طرح ہماری آیات تمہارے پاس آئیں تھیں تو تو نے اُنہیں بھلا دیا تھا۔ اِسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔ اور جو بھی حد سے بڑھ جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے ہم اسے اسی طرح سزا دیں گے اور آخرت کا عذاب تو شدید اور باقی رہنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیات 34 تا 39 پارہ 1

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا۔ کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اُس نے حکم نہ مانا۔ اور تکبر کیا۔ اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اور ہم نے حکم دیا۔ کہ اے آدم تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔ اور جہاں سے جی چاہے خوب کھاؤ۔ اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اُن کو دھوکہ دیا۔ اور اُسے اُس مقام سے نکلوا دیا۔ جہاں وہ دونوں تھے۔ اور ہم نے کہا۔ کہ تم سب نیچے اُتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور زمین میں تمھارے لیے ایک ٹھکانہ ہے۔ اور تمھیں وہاں ایک مقرر وقت تک فائدہ اُٹھانا ہے۔ پھر آدمؑ نے اپنے رب سے چند کلمات سیکھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ بے وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا۔ کہ تم سب اس جنت سے نیچے جاؤ۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی اطاعت کریں گے ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہ جہنمی ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جنت سے اُترنے سے پہلے نصیحت کی۔ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے اور جو ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

ہدایت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ اور قرآن پاک سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا بھی صفاتی نام ہدایت تھا۔

اگر ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے ہیں۔ تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں

ہم قرآن پاک کی ہدایت پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ ہم گمراہ ہیں۔ اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔ کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ کہ میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ جو کوئی میری ہدایت کی اطاعت کرے گا۔ اُسے کوئی غم اور پریشانی نہیں ہوگی۔ اور جو کفر کریں گے یعنی فرقے بنائیں اور ہماری آیات کو جھٹلا دیں گے۔ وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ کفر کرنے والے لوگ قرآن پاک میں اُن لوگوں کو کہا گیا ہے۔ جو فرقے بنانے والے ہیں۔ اس کے لیے میری کتاب دیکھیے کافر کسے کہتے ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیات 11 تا 18۔ پارہ 8

اور بیشک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورت بنائی پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔ وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روک دیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا وہ کہنے لگا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو یہاں سے نیچے اتر۔ تیرے لیے نہیں کہ تو یہاں س میں تکبر کرے۔ بس نکل جا۔ بے شک تو گھٹیا میں سے ہے۔ اُس نے کہا مجھے اُس دن تک مہلت دے جب یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بے شک تجھے مہلت دی جاتی ہے اُس نے کہا۔ چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں بتلا کیا ہے۔ میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔ پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل جا البتہ جو بھی ان میں سے تیری اطاعت کرے گا۔ تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں شیطان، اللہ تعالیٰ کو جواب دیتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرنے کا طریقہ بتاتا ہے کہ میں لوگوں کو سیدھے راستے پر آنے نہیں دوں گا ان کو ہر طرف سے گھیروں گا بس سیدھے راستے یعنی تیری کتاب کی طرف آنے نہیں دوں گا۔ یہ شیطان دراصل اپنا بدلہ لے رہا ہے کہ اس انسان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے گمراہ کیا ہے لہذا اب میں بھی اسے گمراہ کر کے رہوں گا۔ سیدھا راستہ قرآن پاک کا بھی صفاتی نام ہے اور اس سے پہلے آنے والی تمام کتابوں کا صفاتی نام بھی سیدھا راستہ تھا کیا ہم

سیدھے راستہ پر ہیں یا کسی شیطان کی اطاعت کر رہے ہیں۔

خواتین وحضرات!۔

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔چونکہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے۔میں بھی اب تیرے سیدھے راستے پر انسانوں کی گھات میں لگا رہوں گا۔پھر میں ان کو گھیروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی ان کے دائیں جانب سے اور بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائیں گے۔

اگر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔کیا ہم نے ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب نہیں سنا کہ لوگوں میں سے جو بھی شیطان کی اطاعت کرے گا۔تو میں ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔

سورہ الحجر آیات 26/43 پارہ 14

اور بے شک ہم نے انسان کو گلے سڑے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا اور جنوں کو اس سے پہلے ہم نے بے دھوئیں کی آگ سے پیدا کیا۔

جب آپ کے پرودگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔تو جب میں اسے درست کر چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جانا۔پس سب کے سب فرشتوں نے اسے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا کہ تو نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔اس نے کہا مجھے یہ گوارہ نہیں ہوا کہ میں اپنے انسان کو سجدہ کروں جسے تو نے گلے سڑے گارے کی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہاں سے نکل جا کیونکہ تو نافرمان ہے اور قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے وہ کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک مہلت دے۔جس دن مُردے اٹھائے جائیں گے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے
مہلت دی جاتی ہے اس دن تک جس کا وقت مجھے معلوم ہے۔وہ بولا اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ۔یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنی کتاب دکھا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو بھی میرے سیدھے راستے پر ہو گا اس پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے خالص غلام سیدھے راستے والے لوگ ہیں اور ایسے لوگوں پر شیطان اپنا وار نہیں کر سکتا سیدھے راستے کو چھوڑ کر شیطان کی اطاعت کرنے والوں کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔سیدھا راستہ قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔اور پہلی کتابوں کا بھی صفاتی نام تھا

خواتین وحضرات!

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ کہہ رہا ہے۔میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے۔میں بھی ان کو دنیا میں گناہ خوشنما کر کے دکھاؤں گا اور ان سب کو گمراہ کروں گا سوائے تیرے ان غلاموں کے جو خالص ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو جواب دیا۔یہ وہ راستہ ہے جو سیدھا مجھ تک پہنچتا ہے۔میرے غلاموں پر یقیناً تیرا بس نہیں چلے گا ہاں گمراہوں میں سے جو تیری اطاعت کریں گے۔تو دوزخ بلاشبہ ان سب کے وعدے کی جگہ ہے۔

خواتین وحضرات!

گر ہم قرآن پاک کے سیدھے راستے پر عمل کرنے والے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم قرآن پاک کی سیدھے راستے پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکالے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ وہ ہے۔جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔جو اللہ تعالیٰ کا پیچھا کر سکے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے شیطان کا چیلنج دیکھا۔وہ اللہ تعالیٰ سے کہہ رہا ہے۔کیا یہی وہ انسان ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے چیلنج کے جواب اپنے غلاموں کے بارے میں کہا۔

بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی غلامی قرآن پاک کے زریعے کرنے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کو اپنا وکیل کافی سمجھتے ہیں۔تو یہ اطیع اللہ واطیع الرسول ہے۔اور ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں۔

ہم شیطان کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ہم گمراہ ہیں۔اور شیطان کی پارٹی بن چکے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے مختلف قسم کی آیات دیکھتے ہیں۔اور اندازہ لگاتے ہیں۔کہ ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہیں یا شیطان کی پارٹی ہیں۔

سورہ فاطر آیات 5 تا 8 پارہ 22

اگر وہ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔تو بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔اور تمام معاملات اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔اے لوگو اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔شیطان تمھیں دنیا کی زندگی میں تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔اور نہ تمھیں دھوکے باز اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دے۔بے شک شیطان تمھارا دشمن ہے۔پس تم بھی اسے دشمن ہی سمجھو۔وہ تو اپنی پارٹی کی طرف بلاتا ہے۔تاکہ وہ سب جہنمی ہو جائیں۔وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا۔ان کے لیے سخت عذاب ہے۔اور وہ لوگ جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کرتے رہے۔اُن کے لیے بخشش ہے اور بہت بڑا اجر ہے۔پھر کیا جس کے بُرے اعمال اُسے خوبصورت بنا کر دکھائے جارہے ہوں۔اور وہ انہیں اچھا سمجھے۔بے شک اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے۔گمراہ کرتا ہے۔اور جسے چاہتا ہے۔ہدایت دیتا ہے۔پس آپ ﷺ ان پر حسرت کے مارے جان نہ دے دیں۔بے شک اللہ تعالیٰ

علم رکھتا ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دوقسم کئے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جنھوں نے کفر کیا ہے۔ یعنی فرقے بنائے ہیں۔ ان کے لیے سخت عذاب ہے ۔کیونکہ یہ لوگ دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن گئے ہیں۔ اور دھوکے باز شیطان کی پارٹی کا حصہ بن کر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں دھوکہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں۔ تو ان سے پہلے بھی رسولوں کو جھٹلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ حسرت کے مارے ان لوگوں پر غم کے مارے جان نہ دے دیں۔ بے شک جو وہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے۔ دوسری قسم کے لوگ ایمان والے ہیں۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ایمان والوں کے گناہ بخش دیے جائیں گے اور ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہے۔ کفر کرنے والے یعنی شیطان کی پارٹی کا حصہ بننے والے لوگ فرقہ بنانے والے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے لیے سخت عذاب ہوگا۔ جو رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔

آئیں کفر کرنے والے یعنی فرقے بنانے والے لوگوں کو دیکھتے ہیں

سورہ آل عمران آیات 100 تا103 کا پہلا حصہ پارہ نمبر 4

اے ایمان والو! اگر تم کسی فرقے کی کی اطاعت کروگے ۔اُن لوگوں میں سے جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے تو یہ تمہارے ایمان لانے کے بعد تمھیں دوباہ کافر بنادیں گے۔ اور تم کفر کر بھی کیسے سکتے ہو۔ جبکہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اللہ کا رسول ﷺ تمہارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لے گا۔ وہ ضرور سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا ۔اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرو جیسے اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمہیں فرمابرداری کی حالت میں موت آنی چاہے ۔اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ جنھیں کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ یعنی ہم سے خطاب کر رہے ہیں۔ یعنی قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب سورہ محمد کی آیات 2 تا3 کے مطابق ہے۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والا اور اس کی اطاعت کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو۔ جن کو کتاب یعنی قرآن پاک دیا گیا ہے۔ اگر تم کسی گروہ کی اطاعت کرو گے ۔تو وہ تمھیں ایمان لانے کے بعد دوبارہ کافر بنادیں گے۔ اور تم کسطرح کفر کرسکتے ہو۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی آیات تم پر پڑھی جاتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ بھی تمھارے درمیان موجود ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ وہ سیدھے راستے کی ہدایت پالے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور تمھیں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت آنی چاہیے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اور فرقے نہ بنانا۔ یعنی اگر ہم فرقے کی حالت میں مرے تو کفر کی حالت میں موت آئے گی۔

ان آیات میں وہ لوگ شامل ہیں جو رسول ﷺ کے دور میں تھے۔ اور وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جو رسول ﷺ کے بعد قیامت تک آنے والے ہیں۔ نہ رسول ﷺ کے زمانے میں فرقہ بنانے کی اجازت تھی۔ اور نہ قیامت تک کسی کو ہے۔ رسول ﷺ کے دور میں بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کے زریعے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم تھا۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کے لیے قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کردیا ہے۔ کیونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے

۔

آیات کے الفاظ نوٹ کریں۔ ایمان لانے کے بعد کسی گروہ کی اطاعت تمھیں دوبارہ کافر بنادیگی۔ یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کفر ہوجائیگا۔

آپ نے قرآن پاک کا فیصلہ سنا۔ کہ فرقہ بنانے سے انسان کافر بن جاتا ہے۔ یعنی کفر کرلیتا ہے

خواتین وحضرات

شیطان نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی۔ کیونکہ آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا تھا۔تو وہ کافروں میں سے ہوگیا۔تو نام نہاد مفسروں نے کونسی فرمابرداری کی ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمرآن کی آیات 102 تا 103 کے پہلے حصے میں حکم دیا ہے۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۔جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے۔ مرتے دم تک مسلم رہنا۔یعنی میرا فرمابردار رہنا۔ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قران پاک کو مظبوطی سے پکڑنا۔اور فرقے نہ بنانا۔

خواتین وحضرات

نام نہاد مفسروں نے جب فرقے بنالیے تو مسلم نہ رہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے۔اسلام سے نکل گئے۔یعنی کافر بن گئے۔یعنی نافرمان بن گئے۔جس طرح شیطان نافرمان بنا تھا۔دونوں نے ایک ہی کام کیا ہے۔فرمابردار یعنی مسلم تو تب تھے۔کہ اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کرلیتے۔قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑ لیتے۔نام نہاد مفسروں نے شیطان کی فرمابرداری کی ہے۔شیطان کے قدموں کی اطاعت کی ہے۔جو کام شیطان نے کیا تھا یعنی نافرمانی۔نام نہاد مفسروں نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے فرقے بنائے ۔

اور فرقہ پرستوں نے اسن کو اپنا ولی یعنی مددگار بنالیا۔ایسے ظالموں کے لیے بہت برا بدلہ ہے۔انہوں نے قرآن پاک کے متضاد کام کر کے شیطان کو خوش کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا تو انہوں نے غضب ہی سمیٹا ہے۔

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے کہا تھا ۔کہ مجھ سے ڈرنا ۔اور مرتے دم تک مسلم رہنا۔نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ سے بلکل نہیں ڈرے ۔نہ صرف یہ کام خود کیا بلکہ اس کام کے لیے فرقے بنالیے اور نافرمان بن گئے۔نہ صرف خود یہ کام کیا بلکہ اس کو مشن بنالیا۔ تا کہ مرنے کے بعد بھی شیطان کا مشن جاری رہے۔اور شیطان کے قدموں کی اطاعت ہوتی رہے۔

تو کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی اطاعت کریں گے۔

آئیں اللہ تعالیٰ کی پارٹی یعنی اللہ تعالیٰ کے گروہ کو ایک بار پھر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔

سورہ المائدہ۔آیات 54 تا 56۔پارہ 6

اے ایمان والو۔ تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے۔تو عن قریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہو اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں جو ایمان والوں کے لیے دل نرم ہوں گے اور کافروں کے لئے سخت مزاج ہوں گے۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو ولی رکھے گا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ِان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو اللہ تعالیٰ کی پارٹی کے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کرتا ہے وہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اُس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے نرم مزاج ہوں گے اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت مزاج ہوں گے۔۔وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے یعنی قرآن پاک کا سچ لوگوں کو دکھائیں گے اس کے علاوہ تعلیم کے لیے ہر قسم کی کوشش کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوشش کہلائی جائے گی کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کو نہیں سمجھا جاسکتا تعلیم کے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ نہیں بن سکتے۔اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے دے دے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے وسیع علم والا ہے۔بے شک تمہارا ولی تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہے اور وہ لوگ جو ایمان والے ہیں نماز قائم کرتے زکواۃ دیتے اور وہ جھکنے والے ہیں جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو اور ایمان والوں کے دوست رکھے گا تو بلا شبہ اللہ تعالیٰ کی پارٹی ہی غالب رہنے والی ہے۔

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔جو مرتد ہیں۔یعنی جو قرآن پاک سے مرتد ہو کر کافر بن جاتے ہیں۔یعنی فرقے بنا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا تو یہ لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر گئے تو مرتد ہوگئے۔تو ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئیگا۔جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوں گے اا ور اللہ تعالیٰ اُن سے محبت کریگا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دین یعنی قرآن پاک سے مرتد ہونے والے لوگوں کا ذکر ہے۔۔ ایسے لوگوں کو مرتد کہا گیا ہے۔اور کافر کہا گیا ہے۔زرا غور کریں۔کہ لوگ کس طرح مرتد ہوکر کافر بنتے ہیں اس کے لیے سورہ آل عمران کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔جس کا میں خلاصہ بیان کر رہی ہوں۔جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ایمان والے اگر فرقہ بنائیں گے۔تو وہ دوبارہ سے کافر بن جائیں گے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیتے ہیں ۔جس کا طریقہ یہ بتایا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیا ہے۔اب جو لوگ قرآن پاک کی بات سے پھر جائیں گے یعنی مرتد ہو جائیں گے۔اور فرقہ بنالیں گے۔ تو وہ کافر ہو جائیں گے۔اس طرح وہ مرتد ہوگئے۔اور کافر بھی بن گئے۔کافر کی مکمل تفصیل کے لیے میری کتاب دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں

خواتین وحضرات

آئیں ایک بار پھر قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے راضی ہوجاتا ہے۔اور کون لوگ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔ اور کون سے لوگ بہترین مخلوق ہیں۔واضح دلیل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اور قرآن پاک پر قائم رہنے والوں کی کیا عظمت ہے۔ان آیات میں جانتے ہیں۔

سورہ البینہ۔آیات 4 تا 8۔پارہ 30

اور وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی۔انہوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد فرقے بنائے۔اور انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ دین کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اُس کی غلامی کریں یکسو ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہی مضبوط دین ہے۔بے شک جو لوگ کتاب والوں اور مشرکوں میں سے کافر ہوئے۔وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔

بلاشبہ جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے یہ لوگ بہترین مخلوق ہیں۔ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوئے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے یہ بدلہ ہے اُس کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں دو قسم کے لوگ دکھائے گئے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو بہترین مخلوق ہے دوسری قسم بدترین مخلوق کی ہے۔

بہترین مخلوق وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں فرقہ نہیں بناتے جو خالص اللہ تعالیٰ کی غلامی کرتے ہیں۔نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں یہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کرنے والے ہوتے ہیں یہ جنت والے لوگ ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوجائیں گے۔اور بدترین مخلوق وہ ہیں جنہیں واضح دلیل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب ملی مگر انہوں نے فرقے بنالیے یہ بدترین مخلوق ہے جو جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔یاد رہے کہ قرآن پاک میں کافر اور مشرک فرقہ بنانے والوں کو کہا گیا اس کے لیے میری کتابیں دیکھیں۔کافر کسے کہتے ہیں۔مشرک کسے کہتے ہیں۔

سورہ انعام آیت 119 پارہ 7

اللہ تعالیٰ کہے گا۔یہ وہ دن ہے۔جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا خطاب موجود ہے۔جو قیامت والے دن وہ لوگوں سے کریں گے۔جو لوگ سچے ہوں گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سچے کام کی اطاعت کرنیوالے ہوں گے۔اور ے سچے لوگ ہوں گے۔کیونکہ یہ کسی فرقے پر نہیں ہوں گے۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجائیگا۔اللہ تعالیٰ کہے گا۔یہ وہ دن ہے۔جس دن سچوں کو ان کی سچائی فائدہ دیگی۔ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔

سورہ حج۔آیت 78۔پارہ 17

اللہ تعالیٰ کے لئے جہاد کروجیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اُس نے تمہیں اپنے کام کیلیئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی طریقے پر قائم ہوجاؤ اللہ تعالیٰ نے پہلے بھی تمہارا نام مسلم یعنی فرمانبردار رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی یہی ہے تا کہ رسول ﷺ تم پر گوہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو وہ تمہارا مالک ہے کیا ہی اچھا مالک ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو اس نے تمہیں اپنے کام کیلیئے چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی رکھی اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر قائم ہوجاؤ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ صرف اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام قرآن پاک میں مسلم رکھا ہے مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پہلے بھی تمھارا نام فرمانبردار تھا اور اس قرآن پاک میں بھی فرمانبردار ہے یعنی پہلی رسولوں کی اُمتوں کا نام بھی مسلم تھا۔ اور ہمارا نام بھی مسلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑنے والے یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے والے اور اس کے لیے کوشش کرنے والے قیامت والے دن لوگوں پر گواہ ہوں گے اور رسول ﷺ ہم پر گواہ ہوں گے۔

آپ نے دیکھا کہ قیامت والے دن وہ لوگ بھی لوگوں پر گواہ بنیں گے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کیلیے کوشش کی ہوگی۔ یاد رہے کہ فرقہ پرست یعنی کافر اپنے فرقوں کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔ سب قرآن پاک سے دور ہیں۔ اور رسول ﷺ نے ساری زندگی قرآن پاک کے لیے جدوجہد کی۔ اور رسول ﷺ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے۔

سورہ المائدہ۔آیات 35 تا 37۔پارہ 6

اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اس کے راستے میں جہاد کرو تا کہ تم کامیاب ہوجاؤ۔ جن لوگوں نے کفر کیا اگر ان کے پاس وہ تمام چیزیں ہوں جو زمین میں ہیں اور اس جتنی اور بھی ہوں تا کہ وہ یہ مال فدیہ میں دے کر قیامت کے عذاب سے جان چھڑا لیں تو یہ ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کیلیئے دردناک عذاب ہوگا وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں لیکن وہاں سے نکل نہ سکیں گے اور ان کیلیئے ہمیشہ قائم رہنے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لئے کوشش کرو تا کہ تم کامیاب ہوجاؤ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا ذریعہ ہے قرآن پاک کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانا قرآن پاک کی تعلیمات سے بہرہ مند ہونے کے لئے تعلیم کا عام کرنا۔ تا کہ قرآن پاک کو سمجھ سکیں قرآن پاک کی تعلیمات خود حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اس راستے میں ہر کوشش جہاد کہلائے گی۔ جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ قیامت والے دن وہ دنیا کی تمام چیزیں فدیے میں دے کر بھی اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر سکیں گے ان کیلیئے دردناک عذاب ہے جہاں سے وہ کہیں نہ جاسکیں گے۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔ اس کے لیے سورہ آل عمرآن کی آیات 100 تا 103 کے پہلے حصے کا ترجمہ دیکھیں۔ جس کا میں خلاصہ بیان کر رہی ہوں۔ جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ ایمان والے اگر فرقہ بنائیں گے تو وہ دوبارہ سے کافر بن جائیں گے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے اور فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔ اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ کا فرمابردار رہنے کا حکم دیا ہے۔ یعنی مسلم رہنے کا حکم دیا ہے۔ فرقہ بنانے سے ہم اللہ تعالیٰ کے فرمابردار نہ رہے یعنی نافرمان بن گئے۔ یعنی کافر بن گئے۔ جس طرح شیطان نافرمانی کر کے کافر بن گیا تھا۔ اس طرح ہم بھی مسلم نہ رہے۔ بلکہ کافر بن گئے۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔ اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔ وہ عنقریب خرچ کریں گے۔ پھر انہیں حسرت ہوگی۔ پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔ اور جو لوگ کافر ہیں۔ وہ جہنم کی طرف اکھٹے کیے جائیں گے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے۔ پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنا دیگا۔ اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔ یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آ جائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے لوگوں کو قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور گمراہ کیا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اپنا کلام کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتا دے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔مفسر چالاکیوں سے کام لے کر لوگوں کو بیوقوف بنا کر فرقے پر لگا دیتے ہیں۔یہ کام نام نہاد مفسر ہی کرتے ہیں۔کہ فرقے کی بنیاد رکھتے ہیں۔اور باقی لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے وہ کافر بن جاتے ہیں۔جس طرح شیطان نافرمانی کر کے کافر بنا تھا۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے۔تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور اس بات کو وہ گستاخی کا روپ دے کر بات کرتے ہیں۔اور جاہل لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے۔کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست یعنی کافر مرتد قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں۔اسی لیے تو انہیں قرآن پاک میں کافر کہا گیا ہے۔اور قرآن پاک کے مقابلے میں کھڑے ہو کر معجزے ثابت کرتے ہیں۔اس طرح یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کا کام کرتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے خلاف کام کرتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے مخالف کام کرتے ہیں۔

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں ۔یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔اور دین صرا للہ تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کا یہ حال ہونے والا ہے۔زرا ان آیات میں دیکھیں۔کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی سچی آیات کو چھپاتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیت 159 تا 162۔پارہ نمبر 2

بے شک جو لوگ ہمارے واضح دلائل اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جبکہ ہم اپنی کتاب میں سب لوگوں کیلئے کھول کر بیان کر چکے ہیں۔تو ایسے ہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بھی لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے بھی لعنت کرتے ہیں البتہ وہ لوگ جنھوں نے توبہ کر لی اور اپنی اصلاح کر لی اور بیان کرنے لگے تو یہی لوگ ہیں جنھیں میں معاف کر دوں گا اور میں تو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں بے شک وہ لوگ جنھیں نے کفر کیا اور کافر ہی مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اس لعنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو واضح دلائل اور ہدایت کہہ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تعلیماتی باتوں کو چھپاتے ہیں جو لوگوں کی ہدایت کیلیئے اللہ تعالیٰ نے نازل کیں ہیں۔تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔البتہ جو لوگ اپنی حرکتوں سے باز آ جائیں اور جو قرآن پاک کی باتیں چھپاتے تھے وہ لوگوں کو صاف صاف بیان کریں اور توبہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے گا البتہ جو لوگ اپنے کفر پر قائم رہے۔یعنی فرقہ پرستی پر قائم رہے۔اور اسی طرح کفر یعنی فرقہ پرستی کی حالت میں مر گئے یہی لوگ ہیں جن پر فرشتے اور اللہ تعالیٰ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔وہ اللہ تعالیٰ کے جرم کی لعنت میں ہمیشہ گرفتار رہیں گے۔ان سے کبھی عذاب کم نہیں ہوگا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی۔

سورہ البقرہ۔آیات 174 تا 176۔پارہ 2

جو لوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ

میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کر کے فرقے بنائے وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہیں۔وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ حج۔آیت 56 تا 57۔پارہ نمبر 17

حکومت اس دن اللہ تعالیٰ کی ہوگی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلاتے رہے ان لوگوں کے لیے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ قیامت والے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگئی وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا۔وہ لوگ جنھوں نے قرآن پاک کے سچ کو مانا ہوگا۔اور اس کی اطاعت کی ہوگئی یعنی ایمان والے ہوں گے وہ نعمت کے باغوں میں ہونگے۔اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہوگا یعنی فرقے بنائے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ان لوگوں کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ آج جس فرقہ کی اطاعت کر رہے اسے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے توبہ تائب ہو جائیں کیونکہ قیامت والے دن فیصلہ اللہ تعالیٰ نے کرنا ہے ہمارا فیصلہ بھی اور ان فرقہ بنانے والوں کا بھی اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ سن لیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیات جھٹلانے والے عذاب میں ذلیل وخوار ہونگے جبکہ ماننے والے جنت کے باغوں میں ہونگے۔

سورہ فاطر آیت 5 کا پہلا حصہ پارہ 22

بے شک جو لوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز آدا کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

خواتین وحضرات

اس آیت میں ایک مکمل پیکیج کامیابی کا دکھایا گیا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جو لوگ کتاب پڑھتے ہیں۔ اور نماز آدا کرتے ہیں۔اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے۔اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو برباد نہیں ہوگی۔

ہم لوگ قرآن سے بے خبر ہیں۔اور اندھیرے میں بھٹک رہے ہیں۔اور اندھیرے میں اپنے ہاتھ دوسروں کے خون سے بھرے ہوئے ہیں۔اور کوئی بھی محفوظ نہیں رہا۔لوگ

مر رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں ۔کہ ہمیں کیوں قتل کیا جا رہا ہے ۔کوئی کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کرے ۔یہ کون سی تجارت ہے جو نام نہاد امت مسلمہ میں جاری ہے ۔
کاش ہم رسول ﷺ کی لائے ہوئے قرآن پاک کی تعلیمات میں آجائیں ۔تو ہم بھی ایسی تجارت کی امید رکھ سکیں گے ۔جو کبھی برباد نہیں ہوگی ۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں ۔کہ قرآن پاک کا علم رکھنے والے کی کیا عظمت ہے ۔اور قرآن پاک سے روکنے والے کی کیا اوقات ہے ۔

سورہ الرعد ۔آیت 43 ۔پارہ نمبر 13

اور جو کافر ہیں کہتے ہیں آپ ﷺ رسول نہیں ہیں آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے ۔اور اُس کی جس کے پاس کتاب کا علم ہے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ نبی ﷺ کیلیئے میری گواہی کافی ہے اور اس انسان کی گواہی کو قبول کیا گیا ہے جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن پاک کا علم ہو۔ ۔آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کے زمانے میں کافر یعنی دوسرے فرقوں میں سے جس نے بھی رسول ﷺ کو ماننے سے انکار کیا ۔اُن کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی گواہی پیش کی ۔اُس انسان کی گواہی کو رسول ﷺ کیلیئے قبول کیا ۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہے ۔چونکہ فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے ۔اس لیے ایسے انسان کی گواہی کی کوئی اہمیت نہیں ہے ۔کیونکہ اُس کے پاس قرآن پاک کا علم نہیں ہے ۔بلکہ فرقہ بنانے والے تو خود قرآن پاک سے روکتے ہیں ۔اس طرح منافقی کرتے ہیں ۔اب قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے رسول ﷺ کے لیے اُس انسان کی گواہی کو اللہ تعالیٰ قبول کریں گے ۔جس کے پاس قرآن پاک کا علم ہوگا ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولؐ کی گواہی مقبول بنانے کیلیئے قرآن پاک کی سند یعنی سرٹیفکیٹ چاہیے تب اس کی گواہی قبول ہوگی اطیع اللہ واطیع الرسولؐ کے نعرے لگانے والے قرآن کی تعلیم سے یکسر ناواقف اس آیت کو بار بار پڑھیں شاید کہ ان کا دل اللہ کی طرف رجوع کرے یعنی قرآن پاک کی طرف رجوع کرے ۔یہ لوگ تعالیٰ کی آیات کو سچ ماننے اور ان کی اطاعت کیلیئے تیار نہیں ہیں اللہ تعالیٰ انہیں سیدھا راستہ یعنی قرآن نہیں دکھائے گا ۔اور وہ گمراہ ہی رہیں گے ۔

سورہ منافقوں ۔آیات 1 تا 3 ۔پارہ نمبر 28

جب آپ ﷺ کے پاس منافق آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اسطرح اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں بلاشبہ ان کے یہ کام بہت بُرے ہیں اسلیے کہ یہ لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا ۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو ایمان لانے کے بعد پھر کفر پر قائم ہو جائیں یعنی فرقے بنا لیں ۔اللہ تعالیٰ ان کو منافق کہہ رہیں ہیں اس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ۔کہ کیونکہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں اور رسولؐ سے اپنی محبت کے دعوے کرتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہین اور ان قسموں کو انہوں نے اپنی ڈھال بنا رکھا ہے ۔اور اللہ تعالیٰ کو ان کی گواہی کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔کیونکہ اگر منافق ایمان والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے لوگوں کو نہ روکتے ۔انہوں نے خود بھی کفر کیا اور دوسروں کو بھی قسموں کی ڈھال بنا کر قرآن پاک سے روکا ۔اور ان کی گواہی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کو منافق کہا ۔جھوٹا کہا ۔کفر کرنے والا کہا ۔اور ایسی حرکتوں کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اب وہ کچھ نہیں سمجھتے ۔اور یہ منافق لوگ جھوٹے ہیں ۔

سورہ اعراف ۔آیت 168 تا 170 ۔پارہ نمبر 9

اور ہم نے انہیں کئی گروہ بنا کر زمین میں تقسیم کر رکھا ہے ان میں سے نیکوکار بھی ہیں اور ان میں سے برعکس بھی ہیں اور ہم نے ان کو اچھے اور بُرے حالات سے آزمایا کہ شاید وہ لوٹ آئیں پھر ان کے بعد ان کے نالائق جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنکر اس دنیا کی زندگی کا مال سمیٹنے لگے اور کہنے لگے کہ عن قریب ہمیں معاف کر دیا جائے گا اور اگر ویسا ہی مال دوبارہ ان کے پاس آئے اسے بھی قبول کر لیں گے ۔کیا ان سے کتاب میں یہ عہد نہیں لیا گیا تھا ۔کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صرف وہ کہیں گے جو سچ ہو ۔اور جو کچھ اس میں تھا ۔وہ پڑھ بھی لیا اور آخرت کا گھر تو ان پرہیزگاروں کیلیئے بہتر ہے ۔کیا تمہیں اتنی سی بھی عقل نہیں ہے ۔جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو بے شک ہم ایسے اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک مکمل پیکیج کامیابی کا دکھایا گیا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ تو اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔کہ ایسے اصلاح کرنے والے لوگوں کا آجر ضائع نہیں ہوگا۔

اور جو لوگ قرآن پاک میں بتائے ہوئے سچ کو بیان نہیں کرتے ایسے لوگ ایسی کہانیاں گھڑتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کردے گا۔اور ایسے قصہ کہانیاں فرقے والے لوگوں نے بہت مشہور کر رکھی ہیں مگر ان کو ایک آیت بھی ایسی نہیں ملے گی جس میں فرقہ والے کو جنت کی بشارت ہو۔ بلکہ فرقہ بنانے والے کو قرآن پاک میں کافر اور مشرک منافق مرتد ظالم اور گمراہ کہا گیا ہے۔ان کو کہاں سے معافی ملے گی جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے خلاف ساری عمر جہاد کرتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو یعنی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے اصلاح کرنے والے لوگوں کا آجر ضائع نہیں کرتے۔

یہ قرآن پاک رسول ﷺ کا کلام ہے۔اللہ تعالیٰ سوارہ الحاقہ کی آیت 40 میں فرماتے ہیں۔کہ یہ قرآن معزز رسول ﷺ کا کلام ہے۔

خواتین وحضرات!

یہ نام نہاد مفسر نہ صرف اللہ تعالیٰ کو جھٹلاتے ہیں۔ بلکہ رسول ﷺ کو بھی جھٹلاتے ہیں۔یہ قرآن رسول ﷺ کی آواز ہے۔جو مردوں بہروں اور اندھوں پر اثر نہیں کرتی۔

سورہ روم۔آیات 58 تا 59۔پارہ 21

آپ ﷺ مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو سنا سکتے ہیں جو پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت دے سکتے ہیں آپ ﷺ تو صرف اُسے سنا سکتے ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں پس وہی فرمانبردار ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ مردہ، بہرہ اور اندھا اسے کہہ رہے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ صرف اُسے زندہ کانوں والا اور آنکھوں والا سمجھتے ہیں جو رسول ﷺ کو سنتے ہیں پھر ان آیات پر ایمان لاتے ہیں۔اور پھر فرمانبردار بن جاتے ہیں یعنی مسلم بن جاتے ہیں۔ان آیات سے ثابت ہوا۔کہ قرآن پاک رسول ﷺ کی آواز ہے۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم مسلم ہیں؟ مسلم کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار۔کیا ہم جب اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اس کو سمجھ کر اس کو مانتے ہیں اور پھر اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا نہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کی آیات کو سچا مانتے ہیں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو مسلم ہیں ورنہ ہم بھی مردہ ہیں ہم بھی اندھے ہیں ہم ہی بہرے ہیں اور چلے جا رہے ہیں اور اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں۔اور رسول ﷺ کی آواز کو سنتے ہی نہیں۔یعنی قرآن پاک کو نہیں مانتے۔

خواتین وحضرات!

اب میں آپ کو قرآن پاک سے جو آیات دکھانے والی ہوں ۔اس میں بھی قرآن پاک کو رسول ﷺ کی آواز کہا گیا ہے۔

سورہ فاطر۔آیات 18 تا 26۔پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کی لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے،۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔ کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔ جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔ قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم کے زریعے گمراہی سے نکالا۔ اور ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔ کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن پاک کھولتے ہیں۔ یا گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات

جو لوگ قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ اور گمراہی سے نہیں نکلتے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ان آیات میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ رسول ﷺ کی آواز نہیں سنتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ رسول ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہو۔ ہم نے تم کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ تمہیں جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات

اگر ہم لوگوں نے خود کو قرآن پاک کے زریعے پاک نہ کیا۔ اور گمراہی سے نہ نکلے۔ تو ہم لوگ بھی رسول ﷺ کو جھٹلانے والے ہیں۔ اور ہم پر بھی اللہ تعالیٰ کا عذاب آکر رہے گا۔ ہم نے بھی رسول ﷺ کی آواز کو نہ سنا۔ تو ہم بھی مرے ہوئے لوگ ہیں۔ جو قرآن پاک سے خبردار نہیں ہوئے۔ اور قرآن پاک کو سمجھے بغیر رسول ﷺ کو جھٹلا دیا۔ جو کام رسول ﷺ نے کیا تھا۔ لوگ اِسے ہی بھول گئے۔ یعنی قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوئے۔ اور گمراہی سے نہیں نکلے۔ یعنی ہم ابھی تک گمراہ ہیں۔

سورہ اعراف۔ آیات 196 تا 198۔ پارہ 9

بلا شبہ میرا اولی تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا ولی ہے اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو۔ وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ خود اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ گویا وہ آپ کو دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ درگزر کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں بہرہ اور ندھا اُسے کہا گیا ہے جب لوگوں کو ہدایت یعنی قرآن پاک کی طرف بلایا جاتا ہے تو وہ سنتے ہی نہیں اور اندھوں کی طرح ہیں ویسے تو آپ ﷺ کی طرف دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کو کچھ نظر نہیں آتا پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کر دیں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں بے شک میرا مددگار تو وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے یہ کتاب نازل کی ہے اور وہی تمام لوگوں کا مددگار ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تو تمہیں مدد پہنچانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں اگر آپ ﷺ ان کو ہدایت یعنی قرآن کی طرف بلائیں تو وہ سنتے ہی نہیں اور آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں مگر وہ کچھ بھی نہیں دیکھتے پس آپ ﷺ ایسے لوگوں کو نظر انداز کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کی پرواہ نہ کریں۔

خواتین وحضرات!

یہ تو اُن لوگوں کا رویہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کیلئے لوگوں کا تھا کیا ہم لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کیا اسی طرح قرآن پاک کو نہیں پڑھتے ،ہم کیا سن رہے ہیں کیا سمجھ رہے ہیں ہم کیا پڑھ رہے ہیں ہمارا رویہ بہروں اور اندھوں کی طرح نہیں ہے!! کیا ہم اللہ تعالیٰ کی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں قرآن پاک کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں یا اپنے دادا کی بتائی ہوئی مددگاری پر بھروسہ کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اندھے اور بہرے ہیں یا ہدایت یعنی قرآن پاک والے ہیں؟ یہ نیکی کا حکم تھا جو رسول ﷺ نے ہمیں دیا۔

خواتین وحضرات!

یہ تو اُن لوگوں کا رویہ ہے جو آپ ﷺ کے ساتھ قرآن کی تبلیغ کیلئے لوگوں کا تھا کیا ہم لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں کیا اسی طرح کا رویہ ہمارا بھی رسول ﷺ کے ساتھ نہیں ہے۔

- سورہ رعد۔ آیت 19۔ پارہ 13

بھلا جو انسان علم رکھتا ہے کہ جو کچھ آپؐ پر آپؐ کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے سچ ہے اُس انسان کی طرح ہے جو اندھا ہے۔ بے شک عقلمند ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ جو قرآن پاک کو سچ نہیں سمجھتا وہ اندھا ہے کیا وہ اس انسان کے برابر ہے جو قرآن پاک کا علم رکھتا ہے اور وہ قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔

- **سورہ النحل۔ آیات 63 تا 64۔ پارہ 14**

اللہ کی قسم آپ ﷺ تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم رسول بھیج چکے ہیں مگر شیطان نے ان کے اعمال انہیں خوبصورت بنا کر دکھائے وہی شیطان آج بھی لوگوں کا ولی بنا ہوا ہے اور یہ دردناک سزا کے مستحق بنے ہوئے ہیں اور ہم نے آپ ﷺ پر یہ کتاب صرف اس لیے نازل کی ہے تاکہ آپ ان اختلافات کی حقیقت ان پر کھول دیں جن میں یہ پڑے ہوئے ہیں اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ قرآن پاک کو اس لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کر دیں اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھے گا۔ اور اس کی اطاعت کرے گا۔ اُن کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

خواتین وحضرات!

مگر ہم لوگ اس کے سچ پر ایمان لانے کے لئے تیار ہی نہیں ہیں حالانکہ یہ لوگوں کے اختلافات دور کرنے کے لئے آئی ہے۔ مگر لوگوں نے قرآن پاک میں ہی اختلاف کر کے فرقے بنا لیے۔ اور لوگوں کے ولی بن گئے۔

لوگوں نے ہمیشہ سے ہی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی بنایا ہے اور دردناک عذاب کے مستحق بن چکے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آج کے لوگوں کا رویہ دکھا رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ آج بھی لوگوں نے قرآن پاک کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ نے لوگوں کے اختلافات قرآن پاک سے دور کیے تھے۔

- سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیک لوگوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہیں ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں اور لوگوں میں بعض وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے فضول حدیث خریدتا ہے تاکہ بغیر علم والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے یہی ہیں وہ لوگ جن کیلئے ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ تکبر سے منہ موڑ لیتا ہے کہ جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں گویا اس کے دونوں کانوں میں بہرا پن ہے ایسے شخص کو دردناک

عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے بے شک جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبر ست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کا زکر ہے۔ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو احسان کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ قرآن پاک کی ہدایت اور رحمت کے سائے تلے زندگی گزارتے ہیں۔نماز پڑھتے ہیں۔اور اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی کامیاب ہونے والے ہیں

اس میں کوئی شک نہیں۔کہ جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے۔ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبر ست حکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر کر رہے ہیں۔جن کو اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے ذریعے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا رہیں ہیں۔ جو قرآن پاک سے گمراہ کرنے والے لوگ ہیں۔یعنی فرقہ پرستوں کا ذکر ہے۔جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے کیلئے فضول حدیث خریدتا ہے۔اس کام کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس علم نہیں ہوتا انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کیا جائے اور قرآن پاک کا مذاق اڑائے ایسے لوگوں کو ذلت کا عذاب ہوگا اور جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ غرور تکبر سے ایسا رویہ اختیار کر لیتا ہے جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں جیسے اس کے کان بند ہوں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرمارہے ہیں کہ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔جبکہ ایمان والوں کے لیے نعمتوں والے باغ ہیں۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔اور وہ زبر ست حکمت والا ہے۔

سورہ اعراف آیات 51 تا53 پارہ 8

جنھوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا رکھا تھا۔اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔لہذا آج ہم نے انہیں اسطرح بھلا دیں گے۔جیسے انہوں اس ملاقات کو بھلا رکھا تھا۔اور ہماری آیات کا انکار کرتے تھے۔ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یہ لوگ اب اس کے انجام کا انتظار کر رہے ہیں۔جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے واقعی ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔جو ہماری سفارش کر سکیں۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ دوسرے قسم کے کام کریں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں۔جسے ہم نے علم کی بنا پر تفصیل سے بنا دیا ہے۔یہ کتاب ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔جو ایمان لاتے ہیں۔یعنی جولوگ قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ان کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

جن لوگوں نے قرآن پاک کو بھلا رکھا ہے۔جس دن ان کا انجام سامنے آجائے گا۔تو جن لوگوں نے پہلے کتاب کو بھلا رکھا تھا۔کہیں گے واقعی ہمارے رسول ﷺ سچ لے کر آئے تھے۔پھر کیا اب ہمارے لیے اب کوئی سفارشی ہیں۔جو ہماری سفارش کر سکیں۔یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تا کہ جو کام ہم کرتے ہیں۔اس کے علاوہ

دوسرے قسم کے کام کریں۔ان لوگوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈال دیا۔اور جو کچھ وہ باتیں بنایا کرتے تھے۔انہیں کچھ یاد نہ رہیں گی۔

واضح دلیل یا واضح دلائل قرآن پاک کا ایک صفاتی نام ہے۔اس صفاتی نام پر میں قرآن پاک سے آٹھ بیان پیش کر رہی ہوں۔کہ فرقہ بنانے والے لوگوں کی کیا اوقات ہے۔اور قرآن پاک پر قائم رہنے والوں کا کیا درجہ ہے۔۔

سورہ آل عمران۔آیات 105 تا 108۔پارہ 4

اورتم اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو فرقوں میں بٹ گئے اور واضح دلائل یعنی قرآن آ جانے کے بعد بھی ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اور ایسے ہی لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے

جس دن بعض چہرے سفید ہونگے اور بعض چہرے کالے ہونگے تو وہ لوگ جن کے چہرے کالے ہونگے کیا تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تھا۔

بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔جو کفر تم کیا کرتے تھے اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر ظلم نہیں چاہتا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے قرآن پاک کو پانے کے باوجود آپس میں اختلاف کر کے فرقے بنائے۔فرقے بنانے والوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے کیونکہ انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ایمان یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کا دعویٰ کرنے کے بعد فرقوں کی اطاعت اختیار کر لی اور اللہ تعالیٰ کی بات نامان کر کفر کیا فرقہ بنانے والے لوگوں کے منہ قیامت والے دن کالے ہونگے اور یہ اپنے کفر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا عذاب چکھیں گے اور جن لوگوں کے منہ سفید ہونگے وہ ایمان والے یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ ماننے اور اس کی اطاعت کرنے والے لوگ ہونگے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہونگے اور ہمیشہ اس رحمت میں رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آیات ہیں جو آپ کو سچائی کے ساتھ پڑھ کر سنائیں جاتیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر ظلم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اس لئے ہر بات ٹھیک بتاتا ہے۔

خواتین وحضرات

الفاظ نوٹ کریں۔ایمان لانے کے بعد کفر کیا۔بس اپنے کفر کی وجہ سے عذاب کا مزہ چکھو۔ یعنی فرقہ بنانے سے انسان دوبارہ کافر بن جاتا ہے۔

سورہ انعام۔آیت 58۔پارہ نمبر 7

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے اور میرے پاس وہ نہیں ہے جس کی تمہیں جلدی ہے حکم تو صرف اُسی کا چلتا ہے۔وہ سچ بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجئے اگر میرے پاس وہ ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی ؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کہ اگر میرے پاس فیصلہ کرنے کا اختیار ہوتا۔تو وہ تم پر لا کر اپنا فیصلہ سنا دیتا۔

آپ کہہ دیجئے اگر میرے پاس فیصلے کا اختیار ہوتا جس کی تمہیں جلدی ہے تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ؐ کیا فرما رہے ہیں جو قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقوں پر ہیں یہ ان کے نام نبی ؐ کا پیغام ہے اور یہ فرقہ پرستوں کو دوٹوک جواب ہے۔کہ اگر میرے پاس فیصلے اختیار ہوتا۔ تو وہ تم پر لا کر اپنا فیصلہ سنا دیتا۔

ان آیات سے ثابت ہوا کہ فیصلے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کا حکم چلتا ہے۔اور رسول ﷺ کے پاس فیصلے کا اختیار نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔جو مطلب کافر کا ہے۔وہی ظالم کا بھی ہے۔یعنی یعنی اللہ تعالیٰ کے نافرمان یعنی فرقہ پرست۔ظالم کو دیکھنے کے لیے میری کتاب دیکھیں۔ظالم کسے کہتے ہیں۔

سورہ ھود آیات 17 تا 24 پارہ نمبر 12

پھر کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو۔ پھر اس کی طرف سے ایک گواہ وہی پڑھ کر سنائے اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام اور رحمت تھی ۔ یہی لوگ اس قرآن پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو دوسرے فرقوں میں سے اس سے کفر کرے ۔ تو اس کے وعدے کی جگہ آگ ہے۔ لہٰذا تم اس کے بارے میں شک نہ کرنا۔ بلاشبہ وہ تمہارے رب کیطرف سے سچ ہے۔ پھر بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ پر جھوٹ بنائے۔ ایسے لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ اور گواہ کہیں گے۔ کہ یہی لوگ تھے۔ جو اپنے رب پر جھوٹ بناتے تھے تھے۔ خبردار رہو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور اس میں عیب تلاش کرتے ہیں۔ اور وہ آخرت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکتے۔ اور نہ ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ولی ہوگا۔ ان کو دگنا عذاب ہوگا۔ وہ نہ دیکھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ سننے کی طاقت رکھتے تھے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا۔ اور جو جھوٹ وہ بناتے تھے۔ ان سے گم ہو گئے۔ کوئی شک نہیں کہ وہ آخرت میں نقصان اُٹھانے والے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے۔ یہی لوگ جنتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ دونوں فرقوں کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو۔ اور دوسرا سنتا اور دیکھتا ہو کیا دونوں کی حالت برابر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں ایک قسم ان لوگوں کی ہے۔ جو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک گواہ یعنی رسول ﷺ نے پڑھ کر سنایا یہ لوگ ایمان والے ہیں ۔ جو دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے۔ اور اپنے رب کے آگے عاجزی کرتے رہے۔ یہی لوگ جنتی ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے

دوسری قسم کے لوگ فرقہ بنانے والے لوگ ہیں ۔ دوسری قسم کے اندھے اور بہرے لوگوں کو سب سے بڑا ظالم کہا گیا ہے۔ یہ فرقہ پرست لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی باتیں بناتے رہتے ہیں۔ ان کے خلاف رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے یہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنانے کے ساتھ لوگوں کو اللہ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے تھے اور اس میں پیچیدگیاں پیدا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آخرت سے اس طرح انکار کرنے والے ہیں یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آخرت کے بارے میں بتایا ہے اس طریقے کو نہیں مانتے بلکہ اپنی طرف سے آخرت کے بارے میں جھوٹ بنا رکھے ہیں کہ یہ سفارش کرے گا قیامت کے دن وہ سفارش کرے گا یہ بات سفارش کرے گی وہ بات سفارش کرے گی قرآن سے تصدیق کیے بغیر اندھوں اور بہروں کی طرح ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں۔ یہ قرآن پاک میں ٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔ اس طرح آخرت کے منکر ہیں۔ یہ لوگ نہ تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کو عاجز کر سکے اور نہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سوا ان کا کوئی مددگار رہوگا ان کو ڈبل عذاب دیا جائے گا۔

جو قرآن پاک سے اندھے اور بہرے بنے رہے۔ ان لوگوں کے خلاف رسول ﷺ بھی گواہی دیں گے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ کہیں گے کہ ہم نے تو کبھی اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بنایا کیا آپ جو باتیں سنتے ہیں وہی آگے دوسروں تک نہیں پہنچا دیتے اگلے بندے کو علم تو آپ کی وجہ سے ملا کیا آپ نے قرآن پاک سے اس کی تصدیق کی جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو نقصان میں ڈالا اور آخرت میں یہ سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ان کو ڈبل عذاب اس لئے دیا جائے گا ایک تو یہ جھوٹی کہانیاں بناتے تھے دوسرا لوگوں کو قرآن پاک سے اس طرح روکتے تھے کہ اس میں پیچیدگیاں بیان کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

اب ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ دوسرے لوگ دکھاتا ہے جو دیکھنے والے ہیں اور سننے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن

پاک کو سچ مانااوراس کی اطاعت کی ۔اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیےان کے اعمال کواللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کہا۔اوراللہ تعالیٰ کے آگے عاجز رہے۔یعنی جھکے رہے۔یہ لوگ جنتی ہیں یہ جنت میں ہمیشہ رہیں گےاللہ تعالیٰ نے دوگروپ دکھادیے دونوں کا حشر بھی دکھادیا۔کہ کیا ہونے والا ہےوہ بھی دکھادیا ایک گروہ جواندھوں اور بہروں کا گروہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنے والے اوراس میں عیب تلاش کرنے اورٹیڑھی باتیں پیدا کرنے والے لوگ ہیں اوراللہ تعالیٰ کے متعلق کہانیاں بتاتے ہیں دوسرا گروہ دیکھنےاور سننے والا یعنی ایمان والا یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا اوران کے اعمال ہی صالح اعمال ہیں وہ جنتی ہیں۔

سورہ محمد آیت 14 پارہ 26

بھلا کیا جواپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو یعنی قرآن پاک پر ہو ۔ وہ اس جیسا ہوسکتا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اور وہ اپنی خواہشات کی اطاعت کررہے ہوں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔کہ قرآن پاک پرعمل کرنیوالا اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہوں۔ اوروہ اپنی خواہشات کی اطاعت کررہے ہوں۔

ان آیات میں قرآن پاک پرعمل کرنے والےاوردنیا کے کسی بھی فرقے پرعمل کرنے والے میں اللہ تعالیٰ نےفرق قائم کردیا۔کہ وہ ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔یعنی قرآن پاک پرعمل کرنیوالا عین اللہ تعالیٰ کا غلام ہے۔جبکہ دوسرا اپنے خواہشات کی اطاعت کررہا ہے۔جس کے بُرے عمل اُسے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 158 کا پہلا حصہ پارہ 2

رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔اوراس میں ہدایت اور سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ رمضان وہ مہینہ ہے۔جس میں قرآن پاک نازل کیا گیا۔جوتمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔قرآن پاک میں سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والے واضح دلائل موجود ہیں۔یعنی قرآن
پاک واضح دلائل کا مجموعہ ہے۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کوفرقان کہا۔یعنی سچ اورجھوٹ میں فرق کرنے والا کہا۔ نہ کہ ہمارے مفسروں کوفرقان کہااور نہ ہمارے اماموں کوفرقان کہا۔حقیقت تو یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کوجھٹلا رکھا ہے۔اوراپنے اماموں اورمفسروں اورفرقوں کوفرقان بنالیا ہے۔

سورہ انعام۔آیات 153 تا159۔پارہ 8

اور بے شک یہ میرا راستہ ہے جوسیدھا ہے یعنی قرآن پاک۔پس تم اس کی اطاعت کرواور دوسرے راستوں کی اطاعت نہ کروکہ یہ راستے تم کواُس کے یعنی اللہ تعالیٰ کے راستے سے الگ کردیں گے یہی اللہ تعالیٰ نےتم کووصیت کی ہے۔تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کروپھرہم نے موسیٰ علیہ السلام کوکتاب دی تاکہ نیک لوگوں پر اپنی نعمت پوری کردیں اوراس میں ہرچیز کی تفصیل تھی اور ہدایت اوررحمت تھی تاکہ وہ اپنے رب کی ملاقات پرایمان لے آئیں اور یہ ایک کتاب ہے یعنی قرآن پاک ۔جس کوہم نے نازل کیا ہے بڑی بابرکت ہے بس اس کی اطاعت کرواور پرہیزگاری اختیار کروتاکہ تم پررحمت ہو۔اب تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ کتاب تو ہم سے پہلے دوگروہوں پرنازل ہوئی تھی اورہم ان کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یاتم کہنے لگوکہ اگرکتاب ہم پرنازل کی جاتی تو یقیناً ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے ۔بس اب تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم پرواضح دلیل اور ہدایت اوررحمت آچکی ہے۔اب اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جواللہ تعالیٰ کی آیات کوجھٹلائے اور ان سے منہ موڑلے ہم ان لوگوں کوجلد سزادیں گے جو ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔ان کو بدترین عذاب دیں گے اس لئے کہ وہ منہ موڑتے تھے۔کیا یہ لوگ صرف اس کا انتظار کرتے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا آپ کا رب آجائے یا آپ کے رب کا کوئی معجزہ آجائے جس دن کوئی معجزہ آپ کے رب کی طرف سے آپہنچے گا اُس وقت ایمان لانا کسی کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو یا اُس نے اپنے ایمان میں نیکی نہ کی ہو آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ تم بھی انتظار کرو بے شک ہم بھی انتظار کررہے ہیں بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں فرقے بنالیے اورمختلف فرقے بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھروہ ان کوخود بتائے گا جوکچھ وہ کیا کرتے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے قرآن پاک کو اپنا راستہ کہا اور اسی راستے کی اطاعت کا حکم دیا کیونکہ دوسرے راستے اللہ تعالیٰ سے الگ کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلانے کے لئے ہی کتاب نازل کی جاتی ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور ہمارے لئے قرآن پاک نازل کیا گیا تا کہ ہم کوئی بہانہ نہ کر سکیں کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہوتی تو ہم بہت اچھے ہوتے ان آیات میں ہمارے اس طرح کے بہانوں کو بیان کیا گیا ہے۔اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ عذاب کے وقت ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے یعنی اگر کوئی عذاب دیکھ کر کہے۔کہ میں قرآن پاک کو سچ مانتا ہوں اور اس کی اطاعت کرتا ہوں۔اس طرح کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔جب تک ایمان کی حالت میں اعمال نہ کیے ہوں کیونکہ قرآن پاک کی روشنی میں کیے جانے والے اعمال نیک اعمال ہیں اور ہمیں فرقہ بنانے سے منع کیا گیا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر منہ موڑ لیتے ہیں۔تو اس منہ موڑنے کی وجہ سے انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔گر ہم اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑ کر فرقے بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار کرنا چاہیے اور نبی ﷺ کا فرقہ بنانے والے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے والے لوگوں سے رسول ﷺ کا تعلق ختم کر دیا ہے۔یہ قرآن پاک کا حکم ہے۔جو قرآن پاک میں تحریر ہے۔

سورہ مومن۔آیات 83 تا 85۔پارہ نمبر 24

تو پھر جب ان کے پاس ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو جو علم ان کے پاس تھا وہ اس میں خوش رہے۔اِن پر وہ عذاب آپڑا جس کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔پھر جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو کہنے لگے ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان آیات میں لوگوں کا رویہ بتا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ جب بھی رسول واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی آیات لوگوں کے پاس لائے۔تو انہوں نے اس کا مذاق اڑایا اور جس باپ دادا کے راستے پر چل رہے تھے اسی پر قائم رہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے پھر ان پر عذاب بھیج دیا۔پھر ان پر جب عذاب آ گیا تو اُس وقت کہنے لگے۔ہم ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو اس کا شریک ٹھہراتے تھے اس کا انکار کرتے ہیں۔پھر جب وہ ہمارا عذاب دیکھ چکے تو ان کا ایمان لانا ان کے کچھ کام نہ آیا یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے جو اس کے غلاموں میں جاری ہے اور اس وقت کافروں نے بہت نقصان اٹھایا۔ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے لوگوں کو رویہ دکھایا گیا ہے۔کہ جب بھی رسول اللہ تعالیٰ کی آیات لاتے ہیں۔تو اُس دور میں موجود تمام فرقے یعنی کافر اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔اور باپ دادا کے علم میں مگن رہتے ہیں۔پھر جب ان پر عذاب آ جاتا ہے۔تو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے قائل ہو جاتے ہیں۔مگر اُس وقت اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

سورہ مجادلہ۔آیت 5۔پارہ 28

بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ایسے ہی ذلیل وخوار کر دیے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل وخوار ہوئے اور بلاشبہ ہم نے واضح دلائل والی آیات نازل کی ہیں اور کافروں کے لیے ذلیل کر دینے ولا عذاب ہے۔

آپ نے دیکھا

کہ واضح دلائل یعنی قرآن پاک کی بات ہو رہی ہے اور کافر یعنی فرقہ پرستوں کے لیے ذلیل کرنے دینے والا عذاب ہے کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والا ہے اطاعت کرنے والا نہیں ہے۔

سورہ فرقان۔آیات 25 تا 31۔پارہ 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور فرشتوں کو لگا تار اُتارا جائے گا۔اس دن حقیقی بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہو گی۔اور وہ دن کافروں پر بڑا سخت ہو گا۔اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا کہ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا۔اور شیطان تو انسان کو ذلیل کرنے والا ہے رسول ﷺ کہیں گے۔اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ قیامت کا دن کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑا سخت ہو گا۔وہ ظالم اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول کا راستہ اپنایا ہوتا۔

کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔ اس نے تو قرآن پاک آنے کے بعد اس سے مجھے گمراہ کر دیا۔ گمراہ کہتے ہیں جس سے راستہ گم ہو۔ رسول ﷺ گواہی دیں گے کہ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول کا راستہ قرآن پاک اختیار کر رکھا ہے یا لوگوں نے آپ سے رسول ﷺ کا راستہ گم کر رکھا ہے کیونکہ نبی ﷺ کے مجرم فرقہ پرست رسول ﷺ کے راستے کی طرف آنے نہیں دیتے۔ اور یہ مجرم عجیب عجیب طرح سے اطیع الرسول کی آڑ میں ہم سے رسول کا راستہ گم کر دیتے ہیں قرآن پاک میں بار بار غور کریں ایسا نہ ہو کہ ہمارا شمار بھی ان لوگوں میں ہو جو قیامت والے دن اپنے ہاتھ چبائیں گے۔

اور رسول ﷺ ہمارے خلاف گواہی دے دیں کہ ہم نے قرآن پاک کو چھوڑا ہوا تھا اور ہم رسول ﷺ کے مجرم بن کر اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں۔

آئیں رسول ﷺ کا راستہ قرآن پاک اختیار کریں۔ اور قرآن پاک کے معاملے میں کسی دوست کی نہ مانیں اور جو نصیحت اللہ تعالی نے آپ کو دی ہے۔ اسے کھولیں اور سچ اور جھوٹ میں فرق کریں۔ یاد رہے کہ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام فرقان بھی ہے۔ یعنی سچ اور جھوٹ میں فرق کرنے والی کتاب۔ ہماری رہنمائی کرنے اور مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اس طرح ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔

جو قرآن پاک سے روکنے کا کام کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

تمام فرقے بنانے والے رسول ﷺ کے مجرموں میں سے دشمن ہیں۔ جو لوگوں کو قرآن پاک کی طرف آنے نہیں دیتے۔ لوگ ان فرقہ پرستوں کی پرواہ نہ کریں۔ ان کی رہنمائی اور مدد کرنے کو اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ حج آیات 54 تا 57 پارہ 17

اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ آپ کے پروردگار کی طرف سے سچ ہے۔ اس لیے وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں۔ اور بے شک اللہ تعالی ایمان لانے والوں کو سیدھا راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔ اور جو کافر ہیں۔ وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔ یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔ حکومت اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔ اور نیک عمل کیے ہونگے۔ وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔ اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالی فرما رہے ہیں۔ کہ جن لوگوں کو علم یعنی قرآن پاک ملا ہے۔ وہ اچھی طرح جان لیں۔ کہ یہ قرآن پاک سچ ہے۔ اور وہ اس پر ایمان لے آئیں۔ اور ان کے دل قرآن پاک کے آگے جھک جائیں اور ایسے ہی ایمان والوں کو اللہ تعالی سیدھے راستے کی ہدایت دے دیتا ہے۔۔ اور جو کافر ہیں۔ یعنی فرقہ پرست ہیں۔ وہ قرآن پاک کے معاملے میں شک میں پڑیں رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر اچانک قیامت آ پہنچے۔ یا کسی منحوس دن کا عذاب آ جائے۔ حکومت

اس دن اللہ تعالی کی ہوگی۔ وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ وہ لوگ جو ایمان لائے ہونگے۔ اور نیک عمل کیے ہونگے۔ وہ جنت کے باغوں میں ہونگے۔ اور جنہو ں نے کفر کیا ہوگا۔ یعنی فرقے بنائے ہوں گے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا۔ ان کو ذلیل کر دینے والا عذاب ہوگا۔ جبکہ ایمان والوں یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والوں اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے جنتوں کا اعلان ہے۔

احاطہ کتاب

میں کتاب کی تمہید میں بتا چکی ہوں۔کہ
میرا اس کتاب کو لکھنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو قبول کرلیں اور فیصلہ کریں۔کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی پارٹی کا حصہ بننا ہے۔جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر اور ایمان والوں پر مشتمل ہے۔جو قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والے ہوں گے۔جو رسول ﷺ کی آواز کو سننے والے ہوں گے۔کیونکہ ایمان والوں کو یعنی قرآن پاک سچ ماننے والوں کو اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے جنتوں کا اعلان ہے۔

خواتین وحضرات

اس کتاب کو لکھنے کا مقصد فرقہ پرستوں اور اللہ تعالیٰ میں صلح کرانا ہے۔کیونکہ جو فسادنام نہاد مفسران صاحبان قرآن کی تفسیر کی آڑ میں کر گئے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے غلاموں کو اللہ تعالیٰ سے بہت دور کردیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں شکوک پیدا کردیے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے غلاموں میں عجیب فساد ڈال دیا ہے۔اس کے لیے ضروری ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کے غلام خود قرآن پاک کھولیں۔اور اپنی اصلاح کرلیں۔اللہ تعالیٰ آج تو مان جائے گا۔ورنہ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ہرگز نہیں مانے گا۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے والوں کو کافر کہتا ہے۔مشرک کہتا ہے منافق کہتا ہے۔گمراہ کہتا ہے۔اور ظالم کہتا ہے۔اور ان کا رسول ﷺ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کیا ایسے لوگ اللہ تعالیٰ سے معذرت کرسکیں گے۔کاش کہ یہ لوگ ایمان والے ہوتے۔یعنی سورہ محمد کی آیات 2 تا 3 کے مطابق رسول ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن پاک کو سچ سمجھنے والے اور اس کی اطاعت کرنے والے ہوتے۔

خواتین وحضرات

کاش لوگوں نے رسول ﷺ پر یقین کیا ہوتا۔اُن کے لائے ہوئے قرآن پاک کو سچ سمجھا ہوتا۔تو آج ہم زلیل نہ ہو رہے ہوتے۔اور ابھی تو قیامت والے دن سے زلیل ہونے والا عمل شروع ہونے میں کچھ دیر باقی ہے۔کیا آپ اللہ تعالیٰ سے صلح کے خواہشمند ہیں۔تو آج سے ہی قرآن پاک کھولیں اور اللہ تعالیٰ سے صلح کرکے قرآن پاک سے رجوع کریں اور اللہ تعالیٰ کے پکے دوست بن جائیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کی پارٹی بن جائیں۔

- سورہ رعد آیات 18 تا 19 پارہ 13

جنہوں نے اپنے رب کو قبول کرلیا۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور جن لوگوں نے اُسے قبول نہ کیا۔اگر وہ ان سب چیزوں کے مالک بھی ہوں۔جو زمین میں ہیں۔اور اُس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی ہو جائیں۔تو وہ ضرور اپنی رہائی کے لیے دے ڈالیں۔ان سے بدترین قسم کا حساب لیا جائے گا۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت بُری جگہ ہے۔کیا وہ انسان جو یہ علم رکھتا ہے۔کہ جو کچھ آپ ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے۔سچ ہے۔وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے۔جو اندھا ہے۔بیشک عقل والے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جس نے اپنے رب کو قبول کیا۔اُس کے لیے بھلائی ہے۔اور جو قرآن پاک کے سچ کو جانتا ہے وہ اُس کی طرح ہوسکتا ہے جو قرآن پاک کے سچ سے اندھا ہے۔قرآن پاک کے سچ کو جاننے والا ہی اللہ تعالیٰ کو قبول کرتا ہے اور قرآن پاک کے سچ سے اندھا رہنے والا کس طرح قرآن پاک سے نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔ایسے لوگوں سے بُری طرح حساب لیا جائے گا اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کی رہائی کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔

- سووہ شوریٰ آیت 26 پارہ 25

اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قبول کرتا ہے۔جو ایمان لائے۔اور صالح عمل کیے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں کے لیے سخت عذاب ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ جو مرد یا عورت ایمان والے ہوں گے۔ایمان کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔جو لوگ قرآن پاک کو سچ سمجھیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے اللہ تعالیٰ صرف ان کو قبول کرتا ہے۔اور ان کو اپنے فضل سے زیادہ دیتا ہے۔اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے سخت عذاب ہے۔